ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔ یوحنا

نمبر (۵۰) | مطبوعہ ۱۱- دسمبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ | جلد (۲۴)

ایڈیٹوریل نوٹس

گذشتہ مہینوں میں پنجاب مشن کے حدود میں خدا کے فضل کا بڑا بھاری اثر ظاہر ہوا اخبار کے تیرہویں صفحہ میں اس کام کا تذکرہ ہو چکا ہے جو سیالکوٹ کے بورڈنگ سکول میں واقعہ ہوا بمقام لاہور اس بارہ میں ہمنے ایک ممبر کی تقریر سُنی۔ اور اب انڈین سٹینڈرڈ میں بھی اس عجیب حال کا بیان درج ہو گیا ہے۔ جو لوگ اِس بیان کو سُنتے یا پڑھتے ہیں تہہ دل سے خدائے عزوجل کی حمد اور ستایش کرنے لگتے ہیں پینتیکوست کا دن نظر آتا ہے۔ وہی خدا موجود ہے۔ وہی مسیح سرفراز ہو کر آسمان پر بیٹھا ہے اور وہی روح القدس انسان کے دلوں میں اُسی طرح کا عجیب کام کرتا ہے۔ پنتیکوست کا دن مسیحی کلیسیا کا جنم دن کہلایا جا سکتا ہے۔ حال کا پنتیکوست بہت لوگوں کے حق میں جنم دن ہوا ہے۔ کلیسیا موجود تو ہے لیکن کئی مقاموں پر سوئی ہوئی نظر آتی ہے۔ اب اُمید کیجاتی ہے کہ جس طرح اس ضلع میں روح القدس سے کلیسیائیں جاگ پڑیں اسیطرح تمام پنجاب کی مسیحی جماعتیں بیدار ہو جائیں ہمنے سنا ہے کہ وہاں اب غیر اقوام میں کام نہایت اچھی طرح سے ہوتا ہے اور اگر نہ سُنتے تو بھی ہم ضرور یقین کرتے کہ ایسا ہی ہوتا ہوگا کیونکہ اِس میں ذرا بھی شک و شبہہ نہیں کہ بیدار کلیسیاؤں سے غیر اقوام مسیح کیطرف رجوع لاوینگی جب مسیحی لوگ روح سے بھری ہوئی زندگی بسر کرنا شروع کرینگے اور کلیسیائیں بیدار ہونگی تو ہزارہا ہندو مسلمان جواب عقل سے مسیحی مذہب کی سچائی کے قایل ہیں ایمان لا کر مسیح کا اقرار کرینگے۔ اگر مسیحی کلیسیاؤنکی غالب زندگی ہو تو نہ صرف بازاروں میں منادی کرنا زیادہ مؤثر ہوگا بلکہ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ مشن کی طرف سے ایسے منادوں کے مقرر کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ کیونکہ لوگ دور سے غالب زندگی کی روشنی دیکھیں گے اور خود بخود سُننے اور فیض حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونگے ہم ناظرین کو زیادہ سرگرمی سے دعا مانگنے کی ترغیب دیتے ہیں ایسا نہو کہ یہہ سال گذر جائے اور کوئی کھیت یعنی کوئی کلیسیا روح کی بارش سے محروم رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ روحانی برکتوں کا بادل برسنے پر ہے اور روحانی ارزانی اور فراوانی قریب الحصول ہے شرط یہہ ہے کہ خدا کے بندے خود اِس برکت کے بھوکھے اور پیاسے ہو کر اپنے دلوں کو آزما کر تمام رکاوٹوں کو دور کر کے نت دعا مانگیں ❖

کبھی کبھی یہہ سوال کیا جاتا ہے کہ ہم انسان کس طرح خدا کو پیار کر سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس کو پیار کرنا ہمارا فرض ہے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہم اُسے پیار نہیں کرتے۔ اگر ہم یاد رکھیں کہ خدا تمام مخلوقات کے واسطے مُفید ہے تو ہم کو ضرور مدد ملیگی یہہ خیال اوپر کی مشکل کو حل کرتا ہے۔ خدا جو سب چیزوں پر قادر ہے ہر ایک کے لئے مُفید ہے اور چاہتا ہے کہ ہر ایک انسان مُفید زندگی بسر کرے۔ اِنسان کا فرض ہے کہ وہ خدا کا اِس میں ہمخدمت ہو۔ پھر ایسے خدا کو پیار کرنا مشکل نہ ہوگا۔ وہ تمام کے واسطے مُفید ہے اگر ہم اُس کے نمونے کو اختیار کر کے اوروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں تو ہم ضرور اُس کو پیار کرینگے ❖

اگلے ہفتہ ہم ایک نہایت مشکل مقام کی تفسیر درج کرتے ہیں یعنے ۱- پطرس ۳: ۱۸- ۲۰ جہاں مقید ارواح کا تذکرہ ہے ناظرین سے مفسّر کی یہہ درخواست ہے کہ اگر اس تفسیر میں کوئی امر ایسا معلوم ہو جس میں اُن کا اتفاق نہ ہو تو براہ مہربانی وہ تفسیر جو اُن کی دانش میں درست ہو نور افشاں میں طبع ہونے کے لئے ارسال فرماویں ❖

نور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ ویئنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم۔ ایل ایلیام صاحب بی اے + پادری طالب الدین صاحب بی اے
پادری پی سی۔ اوپل صاحب
} السسٹینٹ ایڈیٹرز

۱ پطرس ۳: ۱۸-۲۰

تفسیر

ان آیتوں کی تفسیر نہایت مشکل ہے۔ ان کے پڑھنے سے چند بھاری سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ جن کے جواب میں بعضے کچھ کہتے ہیں اور بعضے کچھ۔ سوالات یہہ ہیں۔ اول۔ زندہ کیا جانا (آیت ۱۸) کی مراد کس سے ہے۔ (۲) روح کی مراد (آیت ۱۸) کس سے ہے۔ (۳) منادی کرنے کا کیا مطلب ہے (۴) قید میں ہونے کی مراد کس سے ہے۔ (۵) مسیح کا روح میں جانا کس وقت اور کس طرح ہوا۔ ان باتوں کی تفسیر کرنی نہ صرف فی نفسہ مشکل ہے۔ بلکہ تفسیر کے نتیجے علم الٰہی سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً اس سے یہہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ موت کے بعد اُنہیں جو اس زندگی میں نافرمانبردار رہے۔ توبہ کرنے کا دوبارہ موقع ملیگا۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ تفسیر اور ہے اور لفظی نتیجہ اور ہے۔ مفسر کا فرض ہے کہ دونوں کو الگ رکھے۔ اور نہ نتیجوں کے ڈر سے تفسیر میں فرق کرے اور نہ نتیجوں کی خاطر تفسیر میں کچھ اور شامل کرے۔ لازم یہہ ہے کہ وہ کلام کا تابعدار رہے۔ اور لفظوں کے اصطلاحی معنوں کو اور طرز کو اور حاضرین کی حالت اور خیالات کو مدنظر رکھے اور اُس کا حقیقی مطلب دریافت کرنے کی کوشش کرے۔ مفسر نتیجوں کا نہیں بلکہ حقیقی معنے نکالنے کا ذمہ دار ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ ایسے مقام کی تفسیر کرنے میں مطلق بے طرفدار ہونا دشوار ہے۔ کیونکہ کوئی اپنے پہلے خیالات کو ایک دم کھو نہیں سکتا لیکن کوشش یہہ ہوگی کہ حتی الامکان یہہ دریافت کیا جائے کہ رسول کا کیا مطلب تھا۔ اور اُس وقت کے حاضرین اُس کے بیان کو کس طرح سمجھے۔ اور تفسیر کا طریقہ یہہ ہوگا کہ مذکورہ بالا سوالات ترتیب وار پیش کئے جاوینگے۔ اور ان کے جداگانہ جوابات مع دلیلوں کے ظاہر کئے جاوینگے۔ اور نیز جو بیانات زیادہ درست معلوم ہوتے ہونگے پیش کئے جاوینگے۔ ان سوالوں میں سے بعضے ایسے مشکل ہیں۔ کہ کوئی صاف طور پر نہیں کہہ سکتا کہ فلانی رائے بالکل درست ہے۔ اور فلاں خیال بالکل غلط ہے۔ ان کے بارے میں فقط یہہ کہا جا سکتا ہے کہ گمان غالب ہے کہ فلاں خیال حق و درست ہے۔ ان آیتوں کا لفظی ترجمہ کرنے سے ناظرین کو مدد ملے گی +

لفظی ترجمہ

کیونکہ مسیح نے ایک بار گناہوں کے واسطے دُکھ اٹھایا یعنے راستباز نے ناراستوں کے لئے۔ تاکہ ہمیں خدا کے پاس پہنچاوے جسم کے رو سے تو مارا گیا پر روح کی حیثیت میں زندہ کیا گیا جس میں اُس نے اُن روحوں کے پاس جو قید میں تھیں جا کر منادی کی۔ جو کسی وقت نافرمانبردار تھے۔ جب خدا کا صبر نوح کے دنوں میں جس عرصہ کہ کشتی طیار ہوتی تھی انتظاری کر رہا تھا۔ جس میں تھوڑے آدمی یعنے آٹھ جانیں پانی کے وسیلے سے بچ گئیں +

(۱) سوال اوّل کے دو جواب دئے جاتے ہیں (الف) پہلے زندہ کئے جانے کی مراد مسیح کے جی اُٹھنے سے ہے۔ (ب) دوسرا کہ اُس کی مراد اُس حالت سے ہے کہ جس میں مسیح موت کے بعد داخل ہوا۔ پہلے کی تائید میں مفصلہ ذیل دلیلیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) یونانی لفظ کے معنے کی مراد مُردوں کو اُٹھانے اور جلانے سے ہے۔ یہہ لفظ نو دفعہ انجیل میں پایا جاتا ہے۔ رومیوں ۴: ۱۷ اور ۸ باب ۱۱ آیت۔ اور ۱ قرنتھیوں ۱۵: ۲۲ میں اُس کی مراد جسمانی طور پر مُردوں کو جلانے سے ہے۔ ۱ قرنتھیوں ۱۵: ۴۵ میں اِسی بات کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ یوحنا ۵: ۲۱ اور گلتیوں ۳: ۲۱ میں اُس کی مراد روحانی طور پر مُردوں کو اُٹھانے سے ہے۔ یعنے وہ جو گناہوں میں مُردہ ہیں۔ یوحنا ۶: ۶۳ اور ۲ قرنتھیوں ۳: ۶ میں وہ لفظ مجازی طور پر استعمال کیا گیا کلام کے حرف کا علم موت سے اور روح کا علم زندگی سے تشبیہ دیا گیا ہے۔ ۱ قرنتھیوں ۱۵: ۳۶ میں بیج کے مرنے اور زندہ ہونے کا ذکر ہے۔ ان آیتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب آدمیوں کا ذکر اس لفظ سے کیا جاتا ہے۔ یا تو جسمانی طور سے مُردوں کے زندہ ہونے کا ذکر ہے یا روحانی طور سے یعنے وہ جو گناہوں میں مُردہ میں زندہ کئے جاتے ہیں یہہ دوسرا بیان مسیح کے حق میں ٹھیک نہیں آتا۔ پس پھر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہاں پر مسیح کے جی اُٹھنے کا ذکر ہے (۲) روح کبھی نہیں مرتی بلکہ زندہ رہتی ہے۔ اور اگرچہ ہر ایک گناہ ایک قسم کی موت ہے۔ لیکن اُس میں تو گناہ نہ تھا۔ پس زندہ کیا جانے کی مراد اُس کے حق میں صرف یہہ ہو سکتی ہے۔ کہ جی اُٹھنے کے سبب سے۔ دوسرے جواب کے ثبوت میں یا تائید میں چند آیتیں پیش کی جاتی ہیں مثلاً ۲ تمطاؤس ۲: ۱۱ اور فلپیوں ۱: ۲۳ - ۱ تمطاؤس ۳: ۱۶ - لوقا ۲۳: ۴۳ - ۴۲ اور اس ہی خط کا ۴: ۶ - یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہہ بیان طرز سے ملتا ہے۔ یہہ باتیں جو اس کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہیں۔ کچھ ثابت نہیں کرتیں اور جتنی آیتیں پیش ہوئیں پہلے جواب سے بھی ملتی ہیں۔ اور پہلا جواب بھی طرز سے ملتا ہے۔ اس رائے میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو پہلی رائے کو کاٹتی ہے۔ اس لئے اِس کی تردید میں مفصل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے +

(۲) سوال دوم کے دو جواب دئے جاتے ہیں۔ (۱) کہ روح کی مراد روح القدس سے ہے۔ (۲) کہ اُس کی مراد مسیح کی روح یعنے اُس روحانی طور کی زندگی سے جو مسیح میں ابدی اور انسانوں میں غیر فانی ہے۔ پہلے کی تائید میں سوائے اِس کے کہ پُرانے زمانہ کے مفسرین ایسا ہی سمجھتے تھے۔ اور پرانی انگریزی بائبل میں روح کا لفظ بڑے حرف میں لکھا گیا۔ کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی ہے۔ اُس کی تردید اور دوسرے

جواب کی تائید میں ایک دو قوی دلیلیں ہیں۔ (۱) یہاں جسم اور روح کا مقابلہ کیا جاتا ہے مسیح کے جسم اور اُس کی روح کا بھی ذکر ہے۔ (۲) روح کے لفظ کے ساتھ کوئی حرف نہیں ہے۔ اور اُس کے نہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانی لفظ کا ترجمہ روح کی حیثیت سے یا روح کی خاصیت سے ہوتا ہے۔ (۳) عبرانیوں ۹: ۱۴ میں بھی مسیح کی ابدی روح کا ذکر ہے۔ جس کے وسیلے سے اُس نے اپنے تئیں خدا کے سامنے قربانی گذرانا۔ جس طرح اُس نے اپنے تئیں قربانی گذرانا اُسی ہی طرح سے یعنے اُس ہی روح کی قدرت سے وہ زندہ ہوا۔ پس روح کی حیثیت میں زندہ کئے جانے کا مطلب یوں ہے۔ کہ فانی اور جسمانی زندگی کو جو اُس نے تھوڑی دیر کے واسطے منظور کی تھی چھوڑ کر مسیح نے اپنی اصلی روحانی طور کی زندگی کو اختیار کیا جو وہ ازل سے گذرانتا چلا آیا تھا۔ اور جس کا زور اور اقتدار اتنا تھا کہ اُس کا مرا ہوا جسم قبر سے نکل کر روحانی اور جلالی ہو گیا۔ (۳) سوال سوم کے بھی دو جواب دئے جاتے ہیں پہلا منادی کرنے کی مراد صرف خبر کرنے یا اطلاع کرنے سے ہے۔ دوسرا کہ اُس کی مراد خوشخبری یعنے فضل کا پیغام دینے سے ہے۔ پہلے کی تائید میں یہہ دلیل پیش کیجاتی ہے۔ کہ یونانی لفظ کیرسو کے معنے میں فضل کا پیغام یا خوشی کی خبر دینے کا ذکر مطلق نہیں ہے۔ مگر اُس کے معنے صرف اشتہار دینا ہے۔ خواہ وہ خوشی کا باعث ہو یا غم کا باعث ہو۔ چنانچہ بعضے جو اس تفسیر کو منظور کرتے ہیں یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ مسیح نے عالم ارواح میں پچھلے زمانوں کے مقدسوں کو جا کر خبر دی کہ فضل کا کام جس کی تم انتظاری کرتے تھے میرے وسیلے سے پورا ہوا۔ اور بعضے یوں بیان کرتے ہیں کہ مسیح نے عالم ارواح میں جا کر پچھلے زمانوں کے نافرمانبرداروں کو خاصکر نوح کے زمانہ کے لوگوں کو کیونکہ وہ سب سے سخت دل تھے خبر دی کہ اب میرے وسیلے سے تمہاری عدالت پوری ہوگی۔ غرض دلیل یہہ ہے کہ لفظ ہی سے کچھ ثابت نہیں ہوتا اور لفظی معنوں کو چھوڑنا بھی نہیں چاہئے۔ دوسرے کی تائید میں یہہ کہا جاتا ہے کہ اگرچہ لفظ کے اصلی معنی خوشخبری دینا نہیں ہے۔ مگر جس حال کہ مسیح ہی کی منادی میں یہہ لفظ استعمال ہوا متی ۴: ۱۷ اور کہ اُس کی منادی فضل کی منادی تھی۔ اور نیز وہ ابھی تک فضل کے کام میں لگا ہوا ہے۔ تو یقین کامل ہو گیا یہ لفظ کے اصطلاحی معنے خوشخبری دینے کے ہوں۔ جن کے خیال دوسری باتوں کے بیان میں مختلف ہیں اس میں متفق ہیں۔ سب جو کہتے ہیں کہ یہہ منادی نوح کے زمانہ میں ہوئی اور باقی جو کہتے ہیں کہ مسیح کے جی اُٹھنے سے پہلے ہوئی۔ اس منادی کو فضل کا پیغام تصور کرتے ہیں حاصل کلام یہہ ہے کہ ان جوابوں میں بڑا فرق نہیں ہے۔ البتہ نتیجوں میں اور متعلق بیانات میں فرق نظر آتا ہے ہماری رائے یہہ ہے۔ کہ اگرچہ اُس لفظ کے اصلی معنے اشتہار دینا ہو مگر اصطلاح میں خوشخبری دینا بھی ہو سکتا ہے۔ اور جس حال کہ یہاں پر مسیح کا ذکر ہے جو ابھی تک عدالت کرنے کو نہیں آیا۔ تو غالباً یہاں پر اُس کے یہی معنے ہیں ۔

(۴) قید میں ہونے کی مراد کس سے ہے اور قیدی کون تھے۔

سوال چہارم کے دو جواب دئے جاتے ہیں۔ اور دوسرے کے چند حصے ہیں۔ پہلا کہ رسولوں کے زمانہ کے لوگ جو گناہ کی قید میں تھے۔ دوسرا کہ عالم ارواح کے رہنے والے۔ (۱) مقدسوں کی روحیں جو مسیح کے آنے کی منتظر تھیں (۲) جنہوں نے طوفان کے وقت مرتے دم توبہ کی (۳) جو نوح کے زمانہ میں نافرمانبردار رہے اور غالباً اور لوگ بھی۔ اس میں مختلف رائیں ہوتی ہیں جو نتیجے نکالی جاتی ہیں۔ (۱) عالم ارواح کے تمام رہنے والے راست اور ناراست (ب) جنہوں نے اس دنیا میں انجیل کی خوشخبری نہ سُنی (ج) سب جنہوں نے اس جہان میں توبہ نہ کی۔ (۴) صرف نوح کے زمانہ کے لوگ جو اُس وقت نافرمانبردار تھے اور اب سزا کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں ۲ پطرس ۲: ۴ یہودہ ۶ مکاشفات ۲۰: ۷۔ جو کچھ پہلے جواب کی تائید میں کہا جاتا ہے اُس کے درج کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خواہ کچھ ہی کہا جاوے۔ ایک دلیل سے وہ رد کیا جا سکتا ہے۔ یعنے اس سے کہ وہ بیان تفسیر کی طرز کے خلاف ہے صاف طور سے نوح کے زمانہ کے لوگوں کا ذکر ہے۔ نہ اُن کا جو ان سے پہلے یا پچھلے ہیں۔ دوسرا جواب بلاشک درست ہے یعنے قیدی روحیں عالم ارواح کے رہنے والوں سے ہے۔ باقی رہی ان کی تفصیلیں پہلی تفصیل قابل منظور نہیں کیونکہ اگرچہ یہہ خیال معقول ہے اور گمان غالب ہے کہ پہلے مقدسوں کو جو آرام میں پہنچ چکے تھے خبر ملی کہ فضل کا کام پورا ہوا۔ کیونکہ اگر پولوس کا دنیا سے کوچ کرنا مسیح کے ساتھ جا رہنا تھا فلپیوں ۱: ۲۳ تو کیونکر ممکن ہے کہ اُس سے پہلے کے مقدس لوگ اُس کے ساتھ نہ تھے ہوں۔ تو بھی یہاں پر (۱) مقدسوں کا ذکر ہی نہیں بلکہ (۲) برخلاف اس کے نافرمانبرداروں کا اور (۳) صرف ایک زمانہ کے لوگوں کا ہے۔ قابل تذکیر یہہ ہے کہ رومن کیتھولک مفسروں نے اس سے پرگٹوری* کی تعلیم نکالی۔ جب تفسیر ایسی خلاف ہے تو تعلیم بھی ویسی ہی بے بنیاد ہوگی دوسری تفصیل کسی قدر درست ہے کیونکہ اُس کے مطابق مانا جاتا ہے کہ اس مقام پر فقط نوح کے زمانہ کے لوگوں کا ذکر ہے۔ لیکن اس میں دو نقص ہیں۔ (۱) کہ توبہ کرنے کا ذکر نہیں بلکہ برخلاف اس کے لوگ نافرمانبردار تھے اور (۲) کہ قید میں ہونے کے لفظ کی خاطر خواہ تفسیر اس میں نہیں ہے۔ اس کے دریافت کرنے میں مفصلہ ذیل آیتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ کہ خدا نے گنہگار فرشتوں کو تاریکی کی زنجیروں میں باندھ کر جہنم میں ڈال کر حوالہ کیا۔ ۲ پطرس ۲: ۴۔ ان فرشتوں کو اُس نے سزا کی ابدی زنجیروں سے تاریکی کے اندر رکھا۔ یہودہ ۶ شیطان اپنی قید سے چھوٹیگا۔ مکاشفات ۲۰: ۷۔ تیسری آیت میں وہی یونانی لفظ ہے جو پطرس ۳: ۱۹ میں پایا جاتا ہے۔ بالفرض یہہ خیال درست ہو کہ جنہوں نے مرتے دم توبہ کی ان کو پیچھے ہی توبہ کی منظوری معلوم ہوئی۔ پھر بھی یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایسی قید میں رہے۔ تیسری تفصیل بھی کسی قدر درست ہے کیونکہ یہہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ یہاں پر ان لوگوں کا ذکر ہے جو نوح کے زمانہ میں نافرمانبردار رہے لیکن جو اس سے بڑھ کر اس تفصیل میں لکھا جاتا ہے تفسیر کی رو سے بے بنیاد ہے۔ خواہ یہہ خیال ہر طرح سے درست ہو یا نہ ہو۔ رسول پطرس نے عالم ارواح کے تمام رہنے والوں کا ذکر نہیں کیا۔ نہ اُن کا ذکر کیا جنہوں نے اس دنیا میں انجیل کی

* یعنے وہ جگہ جہاں تھوڑی دیر تک سزا انتظار میں رکھے گئے

خوشخبری نہ سنی۔ اور نہ سبھوں کا جنھوں نے اِس جہان میں توبہ نہ کی۔ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہہ مذکورہ بالا خیالات کلام کے خاص مقاموں کی تفسیر سے نکالے نہ جاتے۔ مگر خدا کی ذات و صفات سے یعنے یہہ عقلی دلیلیں پیدا کرتے ہیں۔ کہ جس حال کہ خدا محبت ہے تو (۱) ہر ایک کو کسی نہ کسی وقت ضرور مسیح کو قبول کرنے کا موقع دیا جائیگا یا (۲) محبت کرنے والا خدا گنہگاروں کو کبھی نہ چھوڑیگا بلکہ اُس کا فضل ہمیشہ انسان کو بلاتا رہیگا۔ نہ صرف اِس جہان میں بلکہ اُس جہان میں بھی معلوم نہیں کہ پطرس رسول ان عقلی دلیلوں سے واقف تھا کہ نہیں۔ مگر اِتنا یقین ہے کہ اُس نے ان کی طرف مطلق اشارہ بھی نہیں کیا مگر صرف نوح کے زمانہ کے نافرمانبردار لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ پس چوتھی تفصیل جو باقی رہی درست معلوم ہوتی ہے۔ صرف نوح کے زمانہ کے لوگوں کا ذکر ہے۔ وہ نافرمانبردار رہے اور اس سے ان کو سزا اُٹھانی پڑی یعنے۔ قید میں آ گئے +

(۵) سوال پنجم کے دو جواب دیے جاتے ہیں اور یہہ دونوں ہی قوی دلیلوں سے پیش کئے جاتے ہیں۔ سوال یہہ ہے کہ مسیح کا جانا کس وقت اور کس طرح (یعنے کس صورت میں) ہوا۔ جواب یہہ ہیں:

اوّل۔ کہ جب اُس کا جسم قبر میں تھا وہ روحانی حیثیت میں ہو کر اور روحوں کی طرح عالم ارواح میں گیا۔

دوئم۔ کہ نوح کے زمانہ میں مسیح نے آپ ہی اپنی روح کے وسیلے سے جو چند طریقوں سے کام کر گئی۔ لوگوں کے پاس جا کر منادی کی۔ پہلے کی تائید میں مفصلہ ذیل دلیلیں پیش کی جاتی ہیں (۱) جو بالکل سرسری طور سے ان آیتوں کو پڑھتا ہے وہ اپنے دل میں یہہ ہی خیال کرتا ہے کہ مسیح کا جانا اُس کی موت کے بعد ہوا (۲) اگر بیان کے سلسلے پر غور کیا جاوے تو زیادہ صفائی سے معلوم ہوگا کہ مسیح جان دینے کے بعد روحوں کے پاس گیا۔ علاوہ ازیں جانے کا لفظ دوسرے جواب سے ٹھیک نہیں ملتا۔ اگر مسیح نوح کے زمانہ میں موجود ہوا تو ہوا مگر جانے کا لفظ ایسے موقعہ پر استعمال کرنا درست معلوم نہیں ہوتا (۳) رسولوں کے عقیدے میں جو فقرہ مسیح کے عالم ارواح میں اُترنے کا بیان کرتا ہے۔ وہ خاصکر اسی آیت پر منحصر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کلیسیا شروع ہی سے اس آیت کی تفسیر اِس طرح کرتی تھی (۴) اِس صاف تفسیر کو نامنظور کرنے کا سبب صرف ایک طرح کا تعصب ہے اُن نتیجوں کے ڈر سے جو ان آیتوں سے نکالے جاتے ہیں اور اوپر درج ہیں۔ اور جن کا خلاصہ یہہ ہے کہ موت کے بعد گنہگاروں کو توبہ کرنے کا دوسرا موقعہ ملیگا۔ مفسّرین اِس تفسیر کو رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خواہ نتیجے درست ہوں یا نہ ہوں۔ وہ تفسیر منظور کرنی چاہئے جو لفظوں کے معنے اور بیان کے سلسلے سے پیدا ہوتی ہے۔

دوسرے جواب کی تائید میں اور پہلے کی تردید میں چند دلیلیں پیش کی جاتی ہیں۔ اور یہہ بھی مانا جاتا ہے کہ اوپر کی دلیلیں اچھی اور قابل غور ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کے برخلاف بہت کچھ کہا جا سکتا ہے (۱) مسیح مرنے کے بعد ہی بہشت میں گیا۔ "آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا" لوقا ۲۳: ۴۳۔ اگرچہ گمان غالب ہے کہ بہشت عالم ارواح کا ایک حصّہ ہے۔ تو بھی وہ حصّہ نہیں جہاں نافرمانبردار قیدی رہتے تھے۔ (۲) ۲ پطرس ۲: ۱۰ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے بلکہ یقین پیدا ہوتا ہے۔ کہ پطرس رسول کے عقیدوں میں یہہ عقیدہ شامل نہیں تھا۔ کہ نوح کے زمانہ کے لوگوں کے پاس موت کے بعد فضل کی منادی ہوئی "اور اگر راستباز دشواری سے بچ جاویں تو بیدین اور گنہگاروں کا ٹھکانا کہاں" (۳) ۱ پطرس ۱: ۱۱ میں یوں لکھا ہوا ہے "وہ یعنے نبی اُس کی تحقیق میں تھے کہ مسیح کی روح جو ان میں تھی ...... جب آگے گواہی دیتی تھی۔ کس زمانہ یا کس طرح کے زمانہ کا بیان کرتی تھی"۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس اِس بات کا یقین رکھتا تھا کہ مسیح مجسم ہونے سے پہلے کام میں لگا رہتا تھا۔ پس تعجب نہیں کہ اِس رسول نے مسیح کے اُس کام کا ذکر کیا جو نوح کے زمانہ میں ہوا تھا۔ ایک اور عجیب آیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح نے انسان بننے سے پہلے انسانوں کے بیچ میں کام کیا۔ اُنھوں نے اُس روحانی چٹان سے جو اُن کے ساتھ چلی پانی پیا اور وہ چٹان مسیح تھی۔ ۱ قرنتیوں ۱۰: ۴۔ اگرچہ مانا جاتا ہے کہ اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو یہاں پر مسیح کے عالم ارواح میں منادی کرنے کا ذکر ہے۔ تو بھی اگر دقت سے دیکھی جائے تو یہہ خیال ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ کسی وقت ۔ پاتے ۔ کا لفظ جو یونانی عبارت میں ہ تے کے لفظ کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ نافرمانبرداری کے زمانہ کو بتلاتا ہے۔ یعنے جو قید میں ہیں۔ اب کسی وقت پہلے یعنے نوح کے زمانہ میں مسیح کی منادی سنکر نافرمانبردار رہے۔

(۵) "جب کشتی طیار ہوتی تھی" اِن الفاظ پر غور کرنا چاہئے۔ کشتی کی طیاری کا کام ۱۲۰ برس تک ہوتا رہا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خاص عرصہ کیوں بتلایا جاتا ہے۔ یہہ بات نہایت غور طلب ہے۔ رسول الہام پاکر فضول باتیں نہیں لکھا کرتا تھا۔ اگر مسیح کی منادی عالم ارواح میں ہوئی تو یہہ الفاظ فضول سے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر رسول کا مطلب ویسا ہی ہوتا تو اُمید ہے وہ فقط نوح کے زمانہ کے الفاظ لکھ دیتا۔ اور اُس خاص عرصہ کا ذکر چھوڑ ہی دیتا۔ کیونکہ زمانہ کا ذکر کافی ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ سے منادی کا وقت بتلایا جاتا ہے۔ کیونکہ اُسی ہی عرصہ میں نوح زبان سے منادی کرتا تھا ۲ پطرس ۲: ۵۔ کشتی کے بنانے سے نظیر کے طور پر آنیوالے غضب سے بچنے کی ترغیب لوگوں کو دیتا تھا۔ اور اپنے نمونے سے بھی منادی کرتا تھا۔ پیدائش ۷: ۹۔ یہہ ساری منادی مسیح کی روح سے ہوئی جو نبیوں میں تھی۔ ۱ پطرس ۱: ۱۱۔ اور نیز یقین ہے کہ ایسے نازک زمانہ میں مسیح کی ابدی روح نے اَور واقعات سے جو عبرت اور ہدایت کا باعث تھے لوگوں کو گناہ سے باز آنے اور توبہ کرنے کی ترغیب دی۔ یہہ تفسیر طرز سے ملتی ہے۔ رسول ناظرین کو سمجھاتا ہے کہ نیکی کرکے دکھ پانا اچھا ہے۔ آیت ۱۷۔ اُس کے ثبوت میں وہ خداوند مسیح کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ جس نے ہر حالت میں نیکی کی۔ اُس نے نالائقوں کے واسطے موت تک دکھ سہا اور سرفراز کیا گیا۔ اگر تم بھی اِس طرح دکھ سہو تو تم بھی اجر پاؤگے۔ یہہ بھی یاد رکھو کہ وہ نہ فقط اِس زمانہ میں مہربان ہے۔ لیکن پچھلے زمانوں میں بھی ایسا ہی تھا۔ اور نوح کے ۱۲۰ برس کے زمانہ کے لوگوں کو کشتی کے بننے سے نوح کے نمونے سے اور اُس کی منادی سے فضل کا پیغام سنایا۔ ساتھ اِس کے یہہ قابل غور ہے کہ دوسری



تفسیر طرز کے خلاف ہے۔ رسول ان کو جو ظالموں کے سبب سے جان کے خطرے میں تھے تسلی اور تقویت دیتا تھا۔ بھلا اُن کو کیا تسلی اس سے حاصل ہو سکتی تھی کہ جس قسم کے لوگ اُنکو ستاتے تھے اُن جیسوں کو بھی مرنے کے بعد نجات کی خبر دوبارہ دیتی گئی۔ بالفرض ایسی تعلیم سچ بھی ہو۔ تو بھی رسول ایسے موقعہ پر اس کا ذکر ہرگز نہ کرتا کیونکہ یہہ ان کو زیادہ اوداس کر دیتا۔ اور تعجب نہیں کہ وہ جواب دیتے۔ خیر ہم بھی اس مشکل زندگی کو چھوڑ دینگے اور غیر قوموں کی مانند ہو کر۔ اُس وقت تک جب موت کے بعد ہم کو پھر موقع ملیگا۔ ایمان پر قایم رہنا ملتوی رکھینگے ✦

(۶) اُس اعتراض کے جواب میں کہ جانا کا لفظ کا استعمال ہوتا اس تفسیر کو رد کرتا ہے۔ یہہ باتیں قابل غور ہیں۔ اوّل کہ پُرانے عہد نامہ میں یہوہ کے آنے جانے اور چڑھ جانے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اور کچھ تعجب کی بات نہ ہوگی۔ اگر پطرس نے اس محاورے کو یہاں استعمال کیا۔ دوئم کہ افسیوں ۲: ۱۶ و ۱۷ میں آنے کا لفظ اُسی طرح استعمال کیا گیا جس طرح اس تفسیر کے موجب جانا کا لفظ یہاں پر مستعمل ہوا۔ اور آپ میں دشمنی مٹا کے صلیب کے سبب سے دونوں کو ایک تن بنا کر خدا سے ملا دے۔ اور اُس نے آ کے روحانی طور سے۔ کیونکہ یہہ موت کے بعد ہوا۔ پھر تمہیں جو دور تھے اور اُنہیں جو نزدیک تھے صلح کی خوشخبری دی ✦

(۷) اس تفسیر پر ایک یہہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اب کا لفظ جو کہ رسول نے نہیں لکھا درج کرنا پڑتا ہے۔ یعنے جو آگے نافرمانبردار تھے اور اب قید میں ہیں۔ حالانکہ یقین ہے کہ اگر رسول کا مطلب یہہ ہوتا تو اب کا لفظ لکھ ہی دیتا۔ یہہ بھی ایک اور اعتراض ہے کہ اس بیان کے مطابق منادی کا وقت اور قید میں ہونے کا وقت اَور ہے۔ لیکن اگر کلام کا سلسلہ دیکھا جائے تو یقین پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہہ دونوں باتیں ایک ہی وقت ہی کی ہیں۔ انکا جواب یوں دیا جا سکتا ہے۔ اگر یہہ نقص سمجھا جائے کہ منادی کا وقت اَور اور قید میں ہونے کا وقت اَور مانا جاتا ہے۔ تو دوسری طرف بھی ایسا نقص ہے۔ جہاں نافرمانبرداری کا وقت اَور اور منادی کا وقت اَور سمجھا جاتا ہے حقیقتاً پہلی تفسیر میں نقص زیادہ ہے کیونکہ منادی کا وقت اَور اور قید میں ہونیکا وقت اَور سمجھنا آسان ہے لیکن نافرمانبرداری اور منادی ایک ہی وقت ہوا کرتی ہے۔ علاوہ اسکے رسول جانتا تھا کہ ناظرین منادی اور نافرمانبرداری کا وقت ایک ہی سمجھینگے۔ اسلئے جہاں قید کا ذکر کیا گیا اب کا لفظ درج کرنا ضرور نہ ہوا ✦

(۸) ہم نے اوپر ثابت کیا کہ زندہ کئے جانے کی مراد جی اُٹھنے سے ہے۔ کلام میں پہلے موت کا پھر زندہ کئے جانے کا اور بعد اُس کے روح کی حیثیت میں منادی کرنے کا ذکر کیا جاتا ہے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح کی منادی جی اُٹھنے کے بعد نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ نوح کے زمانہ کے لوگوں کے پاس گیا۔ پس نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ مسیح اُس روح میں منادی کی کہ جس کے زور سے وہ زندہ ہو گیا۔ یہہ روح اُس میں ابدی تھی۔ اور نوح کے زمانہ میں بھی وہ اُس حیثیت میں موجود تھا ✦

(۹) رسول کے عقیدے کے بیان کا پہلی تفسیر پر منحصر ہونا ایسی قوی دلیل نہیں ہے کیونکہ وہ بیان جو رسولوں کا عقیدہ کہلاتا ہے تیسری یا چوتھی صدی سے ہے اور کافی ثبوت نہیں ہے کہ رسولوں نے اُس کو بنایا۔ علاوہ ازیں ہمارے خیال میں یہہ ہے کہ اُس عقیدے کا حصہ جس کا ذکر ہوا اس پر منحصر نہیں اور نہ اس آیت سے خاص علاقہ رکھتا ہے مگر اُس بیان سے صرف اس بات پر زور دیا گیا کہ خداوند مسیح کامل انسان تھا۔ اور اُس کی انسانی روح اَور انسانوں کی روح کی طرح عالم ارواح کو گئی پس ہماری دانست میں اگرچہ پہلے جواب کی دلیلیں اچھی ہیں تو بھی اُس کے مقابلہ میں دوسرا جواب زیادہ درست ہے ✦

حاصل کلام

مندرجہ بالا بیانات سے ہم اپنی رائے کو ظاہر کر چکے۔ خداوند مسیح نے اپنی روح کی حیثیت میں جو اُس کی ابدی روح تھی جس سے وہ ازل سے موجود ہے۔ اور جس کے زور سے وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ نوح کے زمانہ میں نوح کی منادی اور نمونے سے کشتی کے بننے سے اور اَور عبرتوں سے جو ایسے نازک زمانہ میں ضرور ہوئیں۔ لوگوں کے پاس جا کر منادی کی۔ اور جو نافرمانبردار رہے سزا کی حالت میں آ گئے۔ رسول کی دلیل اس پر یہہ ہے کہ تم صبر سے دُکھ اُٹھاؤ کیونکہ جو تم کو دکھ دیتے ہیں وقت پر سزا اُٹھاوینگے۔ کیونکہ آخری وقت نزدیک آیا ہے ۴: ۷۔ اور اگر راستباز دشواری سے بچ جاوے تو بے دین اور گنہگار کہاں ٹھکانا پاویگا ۴: ۱۸ ✦

مراسلہ

یادِ محبوب
اور
مکتبِ مسیح میں دُعا کی تعلیم

یہہ دو کتابیں مسٹر میکلڈف اور مسٹر مرّے کی انگریزی کتابوں کا ترجمہ ہیں مسٹر میکلڈف اور مرے اپنی لیاقت اور دینداری کے لئے نہایت مشہور ہیں۔ ان کی کتابوں نے اِس زمانہ کی کلیسیا کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ انگلستان اور امریکہ میں ان صاحبان کی تصنیفات کی بہت قدر کیجاتی ہے۔ ہندوستانی مسیحیوں کو بھی ان کتابوں کے مطالعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ اپنی کلیسیا کی بہبودی اور ترقی کے لئے ہر طرح کی برکتیں عنایت کرتا ہے۔ ہماری دانست میں جو تصنیفات پڑھنے والے کو روحانی مزاج بناتی ہیں اور کلام الٰہی کی خوبیوں کو روشن کرتی ہیں وہ کلیسیا کے حق میں بڑی برکت ہیں۔ یہہ کتابیں اِسی قسم کی ہیں۔ مکتب مسیح .... میں الٰہی ملاقاتوں کا طرز اور ڈھنگ سکھایا جاتا ہے اور یاد محبوب میں اس سیکھے ہوئے ڈھنگ کا برتاؤ اور استعمال نظر آتا ہے۔ مسیحی مذہب میں دعا کا بڑا مرتبہ ہے۔ وہ بڑی پُر زور شے ہے۔ ہم دعا کی خوبیاں مسٹر مرے کی زبان میں پیش کرتے ہیں ”دعا مانگنے اور قدوس خدا سے رفاقت حاصل کرنا ہے۔ ابدی دُنیا کی قوتیں سب اسی سے حاصل

ہوتی ہیں۔ یہہ سچے مذہب کا خلاصہ اور لبِّ لباب ہے۔ یہہ وہ نہر ہے جس کے ذریعہ ایماندار کو تمام برکتیں ملتی ہیں۔ ہاں زندگی اور قوت کا بھید بھی یہی ہے۔ نہ صرف ہمارے لئے۔ بلکہ اوروں کے لئے کلیسیا کے لئے۔ دنیا کے لئے۔ خدا نے صرف دعا ہی کو یہہ رتبہ دیا ہے کہ اُس پر اور اُسی کی قوت پر قابو پائے۔ وعدے اپنے پورے ہونے۔ اور بادشاہت اپنے آنے اور خدا کا جلال اپنے کامل مکاشفہ کے لئے دعا ہی کے منتظر رہتے ہیں۔ بیشک دعا میں یہہ سب طاقتیں موجود ہیں۔ لیکن کس دعا میں؟ اُس دعا میں جو صحیح اور درست دعا ہے۔ ہمنے کہا کہ دعا الٰہی ملاقات کا نام ہے۔ لیکن ملاقات طرح طرح کی ہوتی ہے۔ دوستوں کی ملاقات کے آداب افسر اور ماتحت کی ملاقات کے آداب سے مختلف ہوتے ہیں۔ بادشاہوں کی بارگاہوں میں باریاب ہونے کا طریق اور ہی ہے۔ جس طرح ان ملاقاتوں کے ڈھنگ اور قواعد کو سیکھنا پڑتا اسیطرح شہنشاہوں کے شہنشاہ سے دعا میں ملاقات کرنے کے قواعد کو بھی سیکھنا لازم ہے۔ ہم دُعا مانگتے ہیں پر تسلی نہیں پاتے۔ دعا پر دعا کرتے ہیں پر آسمانی برکتیں نازل نہیں ہوتیں۔ کیوں؟ اِس لئے کہ بدوضعی سے مانگتے ہیں مسٹر مرے کے الفاظ مندرجہ ذیل سے ہمیں پورا اتفاق ہے "آہ ہم اِس مبارک کام کے لئے۔ (دُعا مانگنے کے لئے) کیسے سُست اور نالائق ہیں۔ ہم کیسے جلد دھوکے میں آکر صرف ظاہری طرز وطریق ہی پر تکیہ کر بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ قوت کی کمی رہتی ہے۔ ہماری ابتدائی تعلیم و تربیت کلیسیا کی تعلیم۔ عادت کی تاثیر۔ جذبات کی تحریک۔ یہہ سب باتیں ہیں کیسی آسانی سے ایسی دعا کے لئے اُبھارتی اور آمادہ کرتی ہیں جس میں ذرا بھی روحانی قوت نہو اور جو بالکل بے فائدہ ٹھہرتی ہے۔ پر سچی دعا جو خدا کی قوت پر اپنا قبضہ کرے۔ جو تاثیر والی ہو اور جس کے لئے آسمان کے دروازے سچ مچ چوپٹ کھلے ہوں۔ ہاں ایسی دعا کے لئے کون نہیں کہیگا۔ آہ کوئی مجھے ایسی دُعا مانگنا سکھائے"۔ دعا مانگنا سہل کام نہیں۔ بڑا مشکل فن ہے ہم دُعا میں ایسے شخص سے ملاقی ہوتے ہیں جو ہمارا بادشاہ ہے اور ہمارا باپ بھی ہے جو محبت ہے اور ساتھ ہی اپنی راستی اور پاکیزگی کے باعث بھسم کرنے والی آگ بھی ہے اُس کے سامنے کہیں ادب اور دلیری کو۔ کہیں غلامانہ عجز اور فرزندانہ اختیار کو کبھی تبسم اور اشکباری کو کبھی گناہ اور معافی کو ترکیب دینا پڑتا ہے۔ کبھی اُس کے شاہانہ رُعب اور دبدبہ سے خائف ہو کر ہم سجدہ میں خم ہوتے ہیں اور کبھی اُس کی پدرانہ شفقت سے بچّوں کی بے تکلفی کے ساتھ اُس کی برکتوں کو اپنی میراث سمجھکر اسے ابّا ابّا پکار کر مانگتے ہیں۔ مسیح دعا مانگنا سکھاتا ہے۔ اُس کے مکتب میں اِس علم کی تعلیم ملتی ہے۔ کتاب "مکتب مسیح" میں اکتیس سبق مندرج ہیں۔ مہینہ بھر کے لئے ایک سبق روزمرہ سیکھتے ہیں۔ ناظرین راستباز کی دعا میں بہت تاثیر ہوتی ہے۔ اور وہ خدا کے ہاتھ سے بہت سی برکتیں حاصل کرتی ہے پر جب تک مسیح نہ سکھائے ہم سیکھ نہیں سکتے۔ ہم مانگ نہیں سکتے۔ مکتب مسیح میں داخل ہو کر طلبا دعا میں نام لکھانا چاہئے۔ اور کتاب "مکتب مسیح میں دُعا کی تعلیم" کو خرید کر روزمرہ ایک ایک سبق بائبل کے مطالعہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ دُعا مسیحی کی زندگی کا سانس ہے۔ جہاں سانس نہیں وہاں زندگی نہیں۔ مسیحی مذہب میں دُعا نے کیسا اعلیٰ اور پاک رُتبہ پایا ہے مسٹر مرے دوسری جگہہ فرماتے ہیں۔ "دُعا کی زندگی جینے کے لئے کیا کچھ درکار ہے۔ بیشک پہلی بات یہہ ہے کہ زندگی خدا کی بادشاہت اور جلال کے لئے کلیۃً طور پر قربان کی جائے۔ جو شخص اِس لئے دُعا مانگتا ہے کہ وہ دیندار اور نیک بنجائے کبھی کبھی اپنے مقصد کو نہ پہنچیگا۔ اپنی خودی کو بھول جانا اور اپنے آپ کو صرف خدا اور اُس کی عزت کے لئے جینے کو دینا دل کو کشادہ کرتا اور سکھاتا ہے کہ ہر ایک چیز کو خدا اور اُس کی روشنی میں دیکھیں اور کہ ہر ایک چیز میں جو ہمارے اردگرد ہے ہم خدا کی مدد اور برکت کی ضرورت کو اُس کے جلال پانے کا موقعہ خیال کرتے ہیں"۔ مبارک ہے وہ مسیحی جو خدا کے پاس اِس صورت میں جاتا ہے۔ اور مسیحی ہمیشہ اسی صورت میں اُس کے پاس جاتا ہے۔ وہ اُسی کے نور کا پروانہ۔ اُس کی صفات بابرکات کا شیدا۔ اُس کی ذات باکمال کا مفتون اور اُس کے حسن تقدس کا عاشق ہے اُس خوبیوں کے چشمہ میں اُس کی روح کی احتیاج اور ضرورتیں رفع ہوتیں اور اُس کے دل کی بھوک اور پیاس آسودگی پاتی ہے اُس کے باہر اُس کے سوا۔ اور اُس سے علیحدہ کچھ نہیں جو اُس کو آسودہ کرے وہ نہو تو دُنیا اُس کی نظر میں اندھیر ہے۔ وہ اُس کے حضور میں اُس کے جلال اور جمال بے تمثال میں ایسا محو ہوتا کہ خود کو بھول جاتا اور تیرا جلال تیرا جلال ہر دم پکارتا ہے۔

یا محبوب میں ایسے محب کی تصویر نظر آتی جو مکتب مسیح میں تعلیم پکر دعا کے قواعد کو عمل میں لارہا ہے۔ وہ فضل کے تخت کے حضور کھڑا ہے۔ اپنا دل ہاتھ میں لئے ہے اور جو کچھ اُس میں ہے اُسے ادب آمیز دلیری سے اپنے بادشاہ اور باپ کے سامنے انڈیل رہا ہے وہ خدا کی حضوری کو ایسا محسوس کرتا ہے جیسے اُس کی جسمانی آنکھہ سورج اور چاند کو محسوس کرتی ہے اُس کے اور اُس کے خدا کے درمیان کوئی دیوار استادہ نہیں اور نہ کوئی پردہ حائل اُس کی پہلی صبح ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے "میں ہر صبح تیار ہو کر تیری ہی طرف تاکتا رہونگا" "اے اللہ تو نے ایک رات کی تیرگی کو دور اور پراگندہ کیا کہیں ایسا نہو کہ میرے گناہوں کی سیاہی تیری محبت اور مہربانی کی روشنی کو چھپائے۔ کاش میرے لئے آج دن کی روشنی اُس سِرّ تجلّی کا نمونہ ہو جو تو اپنے لوگوں کی روحوں میں ڈالتا ہے جبکہ وہ تجھے مسیح کے وسیلے صلح اور فضل کے تخت پر بیٹھا دیکھتے ہیں" "کاشکہ اِس یقین سے کہ میں اپنے خدا سے صلح رکھتا ہوں میری زندگی کی خوشیاں میٹھی۔ غم مقدس اور انجام بخیر ہو جائے۔

کاشکہ تیری عنایت ہر ایک نظارہ کو چمکدار بنائے اور تیری میل کرانے والی محبت میرے ہر ایک کاروبار میں پائی جائے اگر مجھہ پر آزمایش کا بادل چھا جائے تو مجھے اُس روح کی شناسائی بخش جس نے مسیح میں کامل آرام اور وہ مبارک سلامتی جو آنے والے جلال کا پیش خیمہ ہے حاصل کی تاکہ دُنیا بھر کے افسوس



اور بے چینیوں کو سچ سمجھوں'' ہمیں یقین ہے کہ یہ مقام جو نقل کئے گئے ہیں نشستے نمونہ خروارے کا کام کرینگے۔ اِن کتابوں کو پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بولنے والے عالم ملکوت سے باتیں کرتے ہیں۔ اُن کے خیالات کی بلند پروازی۔ اُن کے غور و فکر کی گہرائی۔ اُن کی رُوحانیت اُنکی محویت بیان سے باہر ہے۔ دونوں کتابیں دو بہنیں ہیں۔ اور اپنی قسم میں بے نظیر +

ہمکو کامل یقین ہے کہ اُن کے مطالعہ سے روحانی زندگی کو بڑی قوت حاصل ہوگی۔ مترجم نے اپنا حق خوبی سے ادا کیا ہے۔ ترجمہ ایسا عمدہ اور سلیس ہے کہ سمجھنے میں کچھ بھی دقت نہیں ہوتی۔ عبارت پُرزور اور عام فہم ہے۔ خداوند مسٹر موہن لعل ایم۔ اے۔ بی۔ اے کو اپنی برکت سے مالا مال فرمائے۔ مسٹر موصوف ہی کی محنتوں نے یہہ بے نظیر کتابیں ہمکو عطا کی ہیں۔ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۶ء کو یہہ کتابیں فروخت کے لئے تیار ہو جائیں گی اور لاہور ریلیجس بک ڈپو سے مل سکینگی۔ اپنے دوستوں کو کرسمس پر زینٹ دینے کے لئے یہہ کتابیں بیش قیمت پرزینٹ ہونگی۔ جتنا ہم جسمانی زندگی کے لئے گیہوں پر صرف کرنے کو تیار ہیں۔ اگر اُس کا دسواں حصہ بھی روحانی غذا میں صرف کرنے کو تیار ہوں۔ تو ایسی کم قیمت اور بے نظیر کتابوں کا خریدنا کچھہ مشکل نہ ہوگا +

طالب

بقیہ

رسالہ لگرٹونس کی غلط بیانی

(۱) واضح ہو کہ جس زبان میں انجیل کا ترجمہ کیا جاتا ہے اُس زبان کی قواعد اور محاورہ کا استعمال کیا جانا ایک ضروری بات ہوتی ہے۔ اور اگر نہیں کیا جائے تو محاورہ ہرگز ہو نہیں سکتا اور نہ اہل زبان سمجھہ ہی سکتے۔ پس زبان انگریزی میں روح مذکر ہے مگر زبان اُردو کے عام محاورہ میں روح مونث ہے اگر آپ کو اس میں بھی شک ہو اور اُس کی زیادہ توضیح کی ضرورت ہو تو کسی ٹھیٹ لڑکے سے دریافت فرماویں۔ اُمید ہے کہ وہی آپ کی تسلی کر دیگا +

(۲) لوقا $\frac{۲۴}{۴۸}$ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک وہ نہ آوے شاگردوں کا شہر یروسلم میں ٹھہرنا ضروری بات ہے +

(۳) اعمال۔ باب اول سے معلوم ہوتا ہے کہ شاگردوں نے مسیح کے کلام پر یقین کیا اور شہر یروسلم میں ٹھہرے +

(۴) باب دویم سے واضح ہوتا ہے کہ روح القدس شاگردوں کو ملی اور وہ مسیح کے دُکھ سہنے اور زندہ ہونے کے گواہ ہو گئے۔ اب چونکہ محمد صاحب کے زمانہ میں نہ تو شاگرد زندہ تھے اور نہ محمد ہی نے روح القدس ہونیکا دعویٰ کیا۔ لہذا دعویٰ بے دلیل قبول نیست۔

(۵) ترجمہ پر کوئی دارومدار نہیں ہو سکتا جہاں کہیں کسی مسئلہ پر شک ہو تو واجب ہے کہ اصل زبان کی طرف توجہ کی جائے۔ پس جس لفظ کا ترجمہ اس جگہہ روح القدس یا تسلی دینے والا ہوا ہے وہ لفظ یونانی میں پار اکلطاس ہے جس کے معنے وکیل اور مددگار کے بھی ہیں +

(۶) جن آیات کو آپ پیش کرتے ہیں وہی آیات آپکے حضرت محمد صاحب کو اُن کے دعوائی قرآنی اور آپکی وکالت کے خلاف ہیں۔ اس لئے کہ آپکا منشا حضرت محمد کو مسیح پر فضیلت دینے کا ہے مگر آیات مندرجہ بالا سے معلوم ہوتا ہے +

(۷) وہ اپنی طرف سے کچھہ نہ کہیگا +

(۸) اُس کی تمام طاقت اور لیاقت مسیح خداوند سے ہوگی اور وہ مسیح خداوند کی مرضی اور ارادہ کے برخلاف کچھہ نہ کریگا۔ اور اب اس لئے کہ محمد صاحب میں مسیح کی کوئی چیز نہیں لہذا ہم بڑے افسوس کے ساتھہ مولوی صاحب کے دعویٰ کو خارج کرتے اور خیال کرتے ہیں کہ یہہ عبس ہوگا۔ پر اگر وہ پھر بھی حضرت کی پیش خبریوں کی طرف راغب ہوں اور آیندہ کو پھر ایسی کوشش کرنا چاہیں۔ تو ہم ہی کچھا کچھ امداد کئے دیتے ہیں تاکہ اُن کو زیادہ تردد نہ کرنا پڑے۔ اور ہماری خیرخواہی بھی اُن کے سر چڑہی رہے۔ مگر یاد رہے کہ اس وقت ہم وقت کی کمی کے باعث خاطرخواہ اِن کی امداد کرنے سے معذور ہیں البتہ اگر وہ درخواست کریں تو ہم مفصل کیفیت ان کی خاطر کسی وقت پیش کرینگے +

دانیل $\frac{۷}{۲۵}$ وہ حق تعالیٰ کی مخالفت میں باتیں کریگا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کو تصدیعہ دیگا۔ اور چاہیگا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور وے اُس کے قبضہ میں دے جائینگے آیت مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے +

(۱) وہ خدا کا مخالف ہوگا۔

(۲) مقدسوں کو تصدیعہ دیگا۔

(۳) شریعت کو بدل ڈالیگا۔

پس (۱) محمد صاحب نے لفظوں میں مسیح خداوند کے برخلاف باتیں کہیں اور اُس کی الٰہی ذات جس کی بشارت انبیاء سابقین نے دی۔ مسیح نے خود دعویٰ کیا کہ میں اور باپ ایک ہیں اور جس نے مجھکو دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا وغیرہ۔ اور پھر اُس کے برگزیدہ رسولوں نے بیان کیا کہ دینداری کا بڑا بھید ہے خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ روح سے راست ٹھہرایا گیا فرشتوں کو نظر آیا اور آدمیوں میں اُس کی بشارت دی گئی +

دوئم زمانہ کی تواریخ۔ قرآن کی تعلیم اور موجودہ زمانہ میں افغانستان۔ بلوچستان وغیرہ کی وحشت اور آرمینیا کا موجودہ مذہبی جنگ صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ محمد اور اُس کے پیرؤں نے کہاں تک خدا تعالیٰ کے مقدسوں کو تصدیعہ دیا اور اپنے ہاتھہ مقدس مسیحیوں کے خون سے رنگے +

سوئم محمد نے کثرت ازدواجی۔ سنگ اسود کی پرستش اونٹ اور خرگوش اور گھوڑے کا نیز گوہ سے اور بلا چھلکے مچھلی کا کھانا۔ دُنیا میں محبت کے بجائے ظلم اور تعدی اور آخرت میں پاک بہشت کے بدلے چکلا خانہ قایم کئے حتیٰ کہ توریت زبور۔ کتب الانبیا اور انجیل کی پاک تعلیم پر پانی پھیر دیا اور اُس کے بجائے قرآنی جبر جہاد اور ظلم کی تعلیم کو بنی آدم کے آگے پیش کر کے خدا کے غضب کے بیان کو سرزا در مسیحی پاک تعلیم سے انکار کیا۔ اگر

مولوی صاحب کو اس پر بھی قناعت نہ ہو تو ہم بلا تامل مولوی صاحب کی غلط بیانی اور قرآن کی شرافت مفصل طور پر ظاہر کرنے کو آمادہ ہیں۔ مگر نہیں چاہتے کہ ہم پہلے کسی کو چھیڑیں اور اُن کی باتوں کو اُن کے روبرو پیش کریں۔ البتہ اگر اُنہوں نے پھر سر اُٹھایا تو مجبوراً ہمکو بھی صداقت کے اظہار کرنے سے کوئی دریغ نہ ہوگا۔ مگر اسوقت تو ہمنے ضرور دانا کو تکا قاعدہ اُن کی ذات کے واسطے بھی مخصوص کیا یہہ جان کر کہ دانا کو اشارہ اور احمق کو لاٹھی کافی ہوا کرتی ہے۔ لہذا اسی اصول پر اسوقت ہمنے حرف بطور اشارہ اُن کی خدمت شریف میں پیش کیا اور بس +

جب میاں ابراہیم صاحب نے معلوم کیا کہ میں اہل نصاریٰ کا مقابلہ کرنے کے ہرگز قابل نہیں جس کے ثبوت میں محمد ابراہیم کی فراری کے دوسرے روز فضل الدین صاحب حافظ محمدی مشنری لاہور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جن کی تعداد تقریباً دس تھے۔ بابو ہولاسی کے مکان پر آئے اور درخواست بحث کی حسب ذیل پیش کی چونکہ بحث مابین جناب اور جناب مولوی محمد ابراہیم کے جو قرار پائی تھی اب وہ ملتوی رہی۔ لہذا واجب ہے کہ میرے اور آپ کے مابین آج شام کو مقام ریڈنگ روم پر دربارہ اثبات اناجیل مروجہ تحریری شروع ہو جائے۔ جس کے جواب میں ہماری طرف سے اُسی وقت جواب ملا کہ ہم صداقت انجیل کے اثبات باہم پہنچانے میں بالکل تیار ہیں۔ مگر واجب ہے کہ جتنے یوم تک آپکے اعتراضات انجیل پر ہوتے رہینگے اُتنے ہی یوم بعد فیصلہ ہونیکے ہمکو دئے جاویں تاکہ ہم بھی قرآن پر اپنے اعتراض عوام کے روبرو پیش کر سکیں لہذا محمدی حاضرین کے روبرو حافظ صاحب نے شرایط قرارداد کو منظور کیا اور وقت بحث کا پانچ بجے شام قرار پایا۔ لہذا مسیحی جماعت مقررہ جگہہ پر مقررہ وقت پر حاضر ہوئی اور اس جگہہ ہمارے حریف میاں حافظ صاحب ڈپٹی انسپکٹر صاحب پولیس لیسپرداہ اور دیگر معزز صاحبان معہ ایک کثیر گروہ اہل ہنود و اہل اسلام سے حاضر تھے شرایط قرارداد متعلق بحث اناجیل و قرآن معہ قید وقت عوام کو سنائی گئی تھی۔ اور بیان کیا گیا تھا کہ فریقین میں سے جو شخص بحث کے فیصلہ سے پہلے لیسپور سے چلا جاوے اُس کی بابت عوام جان لینگے کہ وہ مقابلہ میں ہار گیا ہے۔ اور اثبات مذہبی صداقت سے خالی ہے۔ بعد ازاں چونکہ پہل حافظ صاحب کی طرف سے تھی لہذا اُس کا سوال حسب ذیل پیش ہو کر تحریر ہوا کہ اناجیل مروجہ کا الہامی ہونا اناجیل مروجہ ہی سے ثابت کرو۔ جس کا جواب ہماری طرف سے حسب ذیل پیش ہوا کہ سوال مذکورہ بالا کا جواب دو حصوں میں دیا جائیگا +

(۱) اناجیل مروجہ کا ثبوت بیرونی از روئے تاریخ وغیرہ۔

(۲) اناجیل مروجہ کا الہامی ہونا از روئے دعوائے اناجیل و تعلیم اناجیل پیش ہوگا۔ لہذا اُس کا بیرونی ثبوت حسب ذیل ہے +

دربارہ ثبوت اناجیل تاریخوار

قریباً ۱۹۰۰ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ خداوند مسیح اس دنیا میں موجود تھا۔ اور اُس کی ذات کے متعلق جو جو امورات منبع میں بیان ہوئے۔ درحقیقت اپنے اپنے موقعہ پر سرزد ہوئے اُس کی تحقیقات کا شروع ویسی ہی دلایل سے شروع ہوتا ہے جیسا کہ اور تاریخی کتاب کا۔ پس اس تحقیقات یا ڈھونڈھ بھال کو اول مختلف ترجمان انجیل سے شروع کر کے اُس کی آغاز پر ختم کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ترجمہ کرنے میں نقطی غلطی ہو گئی ہو اور بفرض محال کسی ترجمہ شدہ انجیل میں مطلب مفقود بھی ہو گیا ہو تو دوسرے ترجموں سے جو اور مختلف زبانوں میں ہیں بمقابلہ اصلی مطلب ثابت ہو سکتا ہے پس ایسے اختلاف سے انجیل کی اصلیت میں کسی طرح کا فرق نہیں آسکتا اور نہ مطلب کو دھبہ لگتا ہے۔ تو بھی حاضرین کی اُس کے قدیم اور محفوظ رہنے کے دلایل حسب ذیل ہیں۔

انگلو سیکسن۔ گاتھک۔ ارمنی۔ ایتھیوپک۔ لاطینی۔ سریانی +

(۱) ترجمہ انگلو سیکسن آٹھویں صدی کا۔

(۲) ترجمہ گاتھک چوتھی صدی کا۔

(۳) ترجمہ ارمنی چوتھی صدی کا۔

(۴) ترجمہ ایتھیوپک چوتھی صدی کے شروع کا۔

(۵) ترجمہ لاطینی دوسری صدی کا۔

(۶) ترجمہ سریانی دوسری صدی کے شروع کا بلکہ غالباً پہلی صدی کے آخر کا ایسے قدیم ترجموں کا عہد جدید کے متعلق ہونا ممکن نہیں۔ مذکورہ بالا ترجمان کے مقابلہ اور مطابقت سے ثابت ہوتا ہے کہ انجیل بلا شک بلا تحریف ہے۔ اور اس کی اصلیت میں کوئی کلام نہیں۔ اِن ترجموں میں سے ایک قلم انگلنڈ یعنی انگلستان کے عجائب خانہ میں موجود ہے۔ اور دوسرا قلمی نسخہ کتب خانہ روم میں محفوظ ہے ایسا ہی اور نسخجات بھی قابل فہم ہیں +

اِن نسخوں کی قدامت پر ہم اُنہیں دلایل کی پیروی کرینگے جو دوسری قدیمی غیر الہامی مثلاً ہومر یا سیسرو وغیرہ قدیم قلمی نسخوں کے متعلق دلایل ہیں غرضیکہ ہم اُس کو ثابت کرنے کے لئے نیا طرز ہرگز اختیار کرنا نہیں چاہتے اور نہ کریں گے +

انجیل کی بے تبدیلی

اِن قدیم اقتباسوں سے جو عیسائیوں نے انجیل سے کئے ہیں انجیل کی بے تبدیلی ثابت ہے۔ اگسٹین نے جو تیسری صدی پر اقتباسات کئے ہیں بکثرت ہیں بلکہ فی الوقت اُس کا ایک رسالہ ہمارے پاس موجود ہے۔ حاضرین میں سے اگر کسی کو شک ہو تو اسی وقت رفع کرے۔ مورخ یوسیبس جو ۳۱۵ء کے قریب ہوا اپنی کتاب میں بہت حوالے دیتا ہے۔ علاوہ ازیں اوّل صدی سے چوتھی صدی کے آغاز تک قریباً ۸۰ سے زیادہ اور مصنف ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے رسالہ جات میں انجیل سے بکثرت حوالے دیئے اور اِن مصنفوں کی مختلف جگہوں میں رہایش نہ تھی حتیٰ کہ ایک دوسرے سے واقفیت بھی نہ رکھتے تھے۔ جس سے عیاں ہے کہ اسوقت انجیل بہت بہت سے ملکوں میں پھیل چکی تھی اور وہی انجیل ہم تک پہنچی کیونکہ اِن مصنفوں کے رسالے ہمارے

ہاتھوں میں موجود ہیں جس کا موجودہ انجیل سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ بے دین اور مذہب عیسوی کے مخالف زمانہ سابقہ کے مصنف اسی موجودہ انجیل کو اپنے اقتباس سے جو انہوں نے انجیل سے لئے انجیل کی بے تبدیلی ثابت کرتے ہیں +

جولین چوتھی صدی۔ پارفری تیسری صدی سیلیش دوسری صدی میں تھا سیلیش کے رسالہ میں اسی اقتباس انجیلی پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے بڑی بڑی باتوں کا حوالہ مثلاً مسیح کا پیدا ہونا اور بپتسمہ پانا اور منادی کرنا معجزہ دکھانا مرنا اور زندہ ہونا ثابت ہے جس کا حوالہ کرسسٹم عیسائی جو پانچویں صدی میں تھا ٹھیک ٹھیک لکھتا ہے کہ سیلیش۔ پارفری۔ جولین ہماری انجیل کی بے تبدیلی پر کافی گواہ ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے رسالہ میں یہہ وہی انجیل ہے جس کا مطالعہ سیلیش نے ۱۷۰ء میں کیا جس سے ثابت ہوتا ہے +

(۱) کہ انجیل مروجہ ٹھیک اُسی زمانہ میں لکھی گئی جس کا عیسائی دعویٰ کرتے ہیں +

(۲) وہ جس صورت میں لکھی گئی ویسی ہی مسلسل ہم تک پہنچی ہے۔ اب چونکہ وقت گذر گیا ہے لہذا ان مختصر حوالجات سے میں اپنے پہلے حصے کو ختم کرتا اور مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ میرے مکان پر حاضر ہوں اور تحریری بحث کی تصدیق کل صبح کو حاضر ہو کر کرا لیویں۔ اور نیز اُن کو چاہئے کہ خواہ میرے جوابات کے اول حصّہ کی تردید کل ہی شروع کر دیویں یا اُسکا دوسرا حصّہ ثبوت پیش کرنے کے واسطے مجھکو اجازت دیویں مگر ڈپیرا اڈیٹر یقین جانیں کہ حافظ صاحب تو درکنار اُن کی پرچھائیں کو بھی ہمنے بالکل نہیں دیکھا البتہ ان کا محمدی کلرک ضرور ہمارے ڈیرے پر آیا اور تحریر کی تصدیق فریقین کی طرف سے باہمی کاغذات کا تبادلہ ہوا اور بس +

اب آخر میں ہر دو حضرات سے نہایت ادب کے ساتھ التماس کرتا ہے کہ ایسے جھوٹھ اور دھوکھ بازیوں سے ہرگز ڈال نہ لگے گی اس لئے اپنے کئے پر پچھتاؤ اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے سچے دل سے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ کیونکہ تمام جہان کی نجات کے واسطے سچا وسیلہ ہے۔ اور اُس کے کلام مقدس جس میں سچی روشنی اور ہدایت ہے کار بند ہو اور ہمیشہ کی زندگی پاؤ ورنہ ضرور ہلاک ہوگے۔ آمین

الراقم

گنگو مل طالب واعظ انجیل

بقیہ

افشائی راز محمدی

فصل اس بیان میں کہ خدا بدکاروں کو کبھی ہدایت نہیں کرتا۔ اور نہ گمراہ کرنیوالے سے یہہ اُمید ہو سکتی ہے +

مائدہ ۸ رکوع۔ ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین۔
تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو +

مائدہ ۱۰ رکوع۔ ان اللہ لا یھدی القوم الکفرین۔
تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم کافرین کو +

انعام ۱۷ رکوع۔ ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین۔
تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو +

توبہ ۳ رکوع۔ واللہ لا یھدی القوم الظلمین۔
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو +

توبہ ۴ رکوع۔ واللہ لا یھدی القوم الفسقین۔
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا فاسقوں کی قوم کو +

توبہ ۵ رکوع۔ واللہ لا یھدی القوم الکفرین۔
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا کافروں کی قوم کو +

توبہ ۱۰ رکوع۔ واللہ لا یھدی القوم الفسقین۔
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا فاسقوں کی قوم کو +

توبہ ۱۳ رکوع۔ واللہ لا یھدی القوم الظلمین۔
اور خدا نہیں ہدایت کرتا ظالموں کی قوم کو +

نحل ۱۴۔ ان الذین لا یؤمنون بایٰت اللہ لا یھدیھم اللہ ولھم عذاب الیم۔

ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جو نہیں ایمان لاتے ساتھ نشانیوں اللہ کی کے نہ ہدایت کریگا اُن کو اللہ اور واسطے اُن کے عذاب ہے درد دینے والا +

میں کہتا ہوں کہ ابھی بھی یہہ توقع ہے کہ ایمان لاویں؟

القصص ۵۔ ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین۔
تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو +

زمر ۱۔ ان اللہ لا یھدی من ھو کذب کفار۔
تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا اُس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہے کفر کرنیوالا۔

الاحقاف ۱۔ ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین۔
تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو +

الصف ۱۔ واللہ لا یھدی القوم الفسقین۔
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقین کو +

الصف ۱۔ واللہ لا یھدی القوم الظلمین۔
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالمونکو +

الجمعہ ۱۔ واللہ لا یھدی القوم الظلمین۔
اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم ظالموں کو +

منافقون ۱۔ ان اللہ لا یھدی القوم الفسقین
تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا فاسقوں کی قوم کو +

انعام ۹۔ کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق وجاءھم البینٰت ط واللہ لا یھدی القوم الظلمین۔

ترجمہ کیونکر ہدایت کرے اللہ اُس قوم کو کہ کافر ہوئی پیچھے ایمان اپنے کے اور گواہی دے کہ رسول سچ ہے؟ اور آئیں اُن کے پاس دلیلیں۔ اور اللہ نہیں ہدایت کرتا ظالموں کی قوم کو +

شرک خدا کی مرضی سے ہے

انعام ۱۳ ولو شاء اللہ ما اشرکوا ط وما جعلنٰک علیھم حفیظا ط وما انت علیھم بوکیل۔

ترجمہ اور اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے - اور نہیں کیا ہمنے تجھکو اوپر اُنکے نگہبان - اور نہیں ہے تو اوپر اُنکے وکیل -

اوپر کے بیان سے خدا کی نسبت اہل محمد صاحب کے خدا کی نسبت ذیل کی باتیں جو کفر سے بڑھکر ہیں ثابت ہوئیں +

۱ کہ خدا نے نیکوں کو اور بدوں کو بغیر ان کے نیک یا بد کاموں کے اُن کو بہشتی اور دوزخی مقرر کر دیا +

۲ کہ خدا ہی بدوں سے بدی کرواتا ہے - اور اُن کو جہنم میں ڈالتا ہے +

۳ کہ آدمی کا کچھ قصور نہیں کیونکہ وہ بدی کا فاعل نہیں بلکہ بدی کا فاعل خدا ہے +

۴ نیکوں کے گھروں میں اور بدوں کے گھروں میں خدا کی طرف سے پیدا کئے جاتے ہیں - یعنے بدونکا سلسلہ خدا ہی نے مقرر کیا ہے +

۵ خدا عادل نہیں جو بے قصوروں کو سزا دیتا ہے - اور خود برائی ان کے ذمہ لگا کر اور خود برائی کروا کے دھوکے میں انسان کو مارتا ہے +

۶ خدا رحیم نہیں ہے کیونکہ وہ خود ظلم کرتا ہے +

۷ خدا فریبی ہے +

۸ خدا مکار ہے +

۹ خدا خود بندوں کو راہ سے گمراہ کرنے والا ہے شیطان نہیں ہے +

۱۰ خدا اُن بدکاروں کو جنکو ازل میں بدکار بنا چکا ہے کبھی ہدایت نہیں کرتا +

۱۱ خدا تقدیری بدکاروں کے کانوں پر اور آنکھوں پر اور دل پر پردہ ڈالتا ہے تاکہ وے لوگ ہدایت نہ پاویں +

۱۲ خدا خود تقدیری بدکاروں کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر مُہر کرتا ہے تاکہ وے لوگ سچائی کو نہ سمجھیں - اور گمراہ رہیں +

۱۳ اُس نے یا خدا نے کسی گنہگار کی ہدایت کے لئے قرآن نہیں بھیجا - کیونکہ خدا ہدایت نہیں کرتا بلکہ گمراہ کرتا ہے - پس قرآن کو ماننا گمراہ ہونا ہے +

۱۴ وہ ازلی بدکاروں کے سامنے دیوار کر دیتا ہے تاکہ وہ ہدایت کے راہ پر نہ چلنے پاویں وغیرہ -

علاوہ اس کے یہہ سارا بیان صاف ظاہر کرتا ہے کہ ان صفات کا موصوف کوئی خدا نہیں ہو سکتا - بلکہ قرآن ہی اسکو شیطان کا خطاب دیویگا - صرف غور کرنا شرط ہے - اور ہم ان ساری باتوں کا اس وجہہ سے بیان نہیں کرتے کہ کوئی ہمکو متعصب نہ بتلاوے - لہذا جو حقیقت ہے وہی ناظرین کی نذر کی گئی ہے - غور کرنا بذمہ اہل انصاف پر رہا ؟ -

پھر جبکہ محمد صاحب کا خدا ان صفات کا موصوف ہے جنکا اوپر تذکرہ ہوا - تو اگر محمد صاحب نبی ہیں تو ان میں بھی وہی صفات ماننی لازم آئیں +

مثلاً تقدیری تعلیم سے جس طور سے محمد صاحب نے اپنے دعویٰ کی آپ ہی تردید کر دی کہ مجھے نبی بنا کر بھیجنے کی خدا کو کچھ ضرورت نہیں ویسی ہی ذیل کی باتیں بھی مانوں اور پھر دیکھو کہ محمد صاحب کیا بنتے ہیں +

۱ خدا فریب دیتا ہے - تو جو شخص فریبی کی طرف سے ہوگا اُس کو بھی فریبی ماننا پڑے گا - کیونکہ وہ نبی ہو کر اس فریبی خدا کا قایم مقام ہوگا - پس محمد صاحب کا اگر خدا فریب کرتا ہے - تو اُس کے نبی کو کیا کرنا چاہیے ؟ +

۲ خدا مکار ہے پس اُس کے نبی کو جو مکار خدا کا قایم مقام ہے مکار ہونا چاہیے - ورنہ وہ نبی نہ ہوگا +

۳ خدا کسی گنہگار کو ہدایت نہیں کرتا - پس ایسے خدا کے قایم مقام کو ہدایت نہیں کرنی چاہیے - اگر ہدایت کی تو وہ اس خدا کا نبی نہ ہوگا +

۴ خدا گمراہ کرتا ہے - یعنے لوگوں کو ہدایت کے راستے سے پھیر کر تباہ کرتا ہے - پس ایسے خدا کا جو نبی ہوگا اُس کو بھی گمراہی پر کمر باندھنی چاہیے - ورنہ وہ گمراہ کرنے والے خدا کا نبی نہ ہوگا +

۵ خدا انسان کے اندر ہی اندر مُہر کرتا ہے اندھا کرتا ہے - بہرا کرتا ہے تاکہ لوگ ہدایت نہ پاویں - پس اس نبی کو بھی ایسا ہی کام کرنا چاہیے تب وہ شخص ایسے خدا کا نبی ہوگا - اور یہہ سب باتیں جن کا اوپر ذکر ہوا شیطان کی صفتیں ہیں + دیکھو

۱ شیطان فریبی ہے - اور لفظ شیطان کے معنے بھی یہی ہیں +

۲ شیطان مکار ہے

۳ شیطان گمراہ کرنے والا ہے دیکھو

سورہ نساء ۱۸ رکوع - ولاضلنهم ولامنينهم وغیرہ ترجمہ - لعنت کی ہے اُس کو اللہ نے اور کہا اُس نے - یعنے شیطان نے البتہ لونگا میں بندوں تیرے سے ایک حصہ مقرر اور البتہ گمراہ کرونگا میں اُن کو اور آرزوئیں دلاؤنگا ان کو وغیرہ -

سورہ انعام ۱۴ رکوع - وكذلك جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن يوحي بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربك ما فعلوه فذرهم وما يفترون -

ترجمہ اسی طرح سے کئے ہمنے واسطے ہر ایک نبی کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنوں کے جی میں ڈالتے ہیں بعضے ان کے طرف بعض کے ملمع کی ہوئی بات فریب دینے کو - اور اگر چاہتا پروردگار تیرا نکرتے اس کو - پس چھوڑ دے ان کو اور جو کچھ باندھ لیتے ہیں +

اس سے ظاہر ہے کہ +

۱ خدا نے شیطان کو نبیوں کا اور انسانوں کا دشمن بنایا ہے

۲ کہ وہ شیطان جیسے کہ دل میں خدا مُہر لگاتا یا پردہ ڈالتا وغیرہ تاکہ آدمی ہدایت سے باز رہے ویسے ہی شیطان دل میں بات ڈالتا ہے فریب دینے کو

۳ یہہ کہ شیطانوں کی یہہ کارروائی خدا کو منظور ہے - کیونکہ جن کے دلوں میں شیطان نے اثر کیا لفظ ان کو ہدایت دینے سے نبی باز رکھا جاتا ہے - یعنے وے سنتے نہیں ان کو چھوڑ دے - اس میں مشابہت ہے +

باقی آیندہ

واقعات و آرائیں

نئی معلومات

نئی معلومات جن کا تعلق بائبل سے ہے ہمیشہ ظہور میں آتی جاتی ہیں۔ سب سے پچھلی جس کا ذکر پروفیسر سائیس صاحب اکیڈمی نامے اخبار میں کرتے ہیں ڈاکٹر سیچل صاحب سے ہوئی ہے۔ ایک سال سے کم عرصہ گذرا مسٹر سیجز نے کڈور لاومر ش د ایلم اور ٹاڈل واس قوم کے بادشاہ جس کا ذکر پیدایش ۱۴ باب میں پایا جاتا ہے کے نام ایک بابلی لوح پر درج پائی ہیں۔ ڈاکٹر سیچل نے حال میں قدیم زمانے کی تختیوں پر خطوط جواب قسطنطنیہ میں ہیں ہمرابی یعنے امرافل بادشاہ جس کا ذکر پیدایش ۱۴ باب میں ہے الاسر کے بادشاہ کے نام جن میں خود مختاری کی لڑائی کی گئی پائی ہیں جس کے آخری حصہ میں ہمرابی اپنے مددگار الاسر والے کو تصویرات اور دیگر تحایف کیڈر لومر کی شکست کے دن اُس کی بہادری کے لئے دیتا ہے ✤

نئی تجویز

شہر نیویارک کے جدید کانگریگیشنل ہنٹش چرچ میں ایک ضروری تجویز درپیش ہے جو سنڈے سکول کی تعین کی نسبت جو تعلیم کے اعلیٰ اصول پر مبنی ہے اور جس کا تعلق مذہبی تعلیم سے پایا جائے کچھ کم نہیں اس شہر میں اُستادوں کے کالج کے پریزیڈنٹ ہارڈوے صاحب جن کے دل میں مدت سے سنڈے سکولوں کے ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت میں پہنچانے کا ارادہ ہے اس کے پورے انچارج ہونگے۔ اس کو بچوں کے اسکول سے ایک باقاعدہ گریڈڈ سکول بنادینگے مگر اس کے لئے روپیہ کی ضرورت اور علیحدہ کلاس روم درکار ہونگے۔ امتحانات وغیرہ ایک درجہ سے دوسرے پر ترقی اُسی طریق سے ہوگی جیسا کہ ہمارے عام عمدہ اسکولوں میں ہوتی ہے مگر اس میں بائبل اور دینی عقاید زندگی کی پوری واقفیت مد نظر ہوگی۔ اگر یہہ خیال عمل میں لایا گیا اور ہمکو یقین ہے کہ یہہ ممکن بھی ہے تو اس سے ہمارے سنڈے سکول کے طریق میں ایک بھاری تبدیلی ہوگی۔ سات سالہ انٹرنیشنل کورس اب کہنہ ہوتا جاتا ہے اس قسم کی باقاعدہ مجوزہ کلاس ہر ایک درجہ کے اُستادوں کے لئے کھولی جاوینگی اور یہہ ٹرینڈ اُستاد دوسرے اسکولوں کو دیئے جایا کرینگے ✤

حالات آرمینیا

جو صاحب آرمینیا کے حالات معلوم کرنے کا شوق رکھتے ہیں ایک کتاب مصنف ایف ڈی۔ گرین صاحب موسومہ "رُول آف دی ٹرک اینڈ دی آرمینین کریسس" (ترکوں کی حکومت اور آرمینیا کا انجام کار) کو دیکھیں جس میں موجودہ حکومت میں احوالِ آرمینیا کا پورا پورا بیان پایا جاتا ہے۔ یہہ کتاب مسرز جی۔ پی۔ پٹنم اینڈ سنس مقیمہ نیویارک اور لنڈن نے شایع کی ہے اور بقول ایک ہمعصر اس مضمون پر بلا مبالغہ نہایت ہی عمدہ ہے کیونکہ مسٹر گرین آرمینیا کے باشندے ہیں۔ ایک مشنری کے بیٹے ہیں اور اس ظلم رسیدہ ملک اور قوم کے دلی دوست ہیں ✤

لالہ بہاری لعل جی

اور اجمیری دیانندی

ہمارے ناظرین باتمکین کو یاد ہوگا کہ ہفتہ گذشتہ میں ہم ایک عیسائی لالہ ایسا ہی جی کے دیانندی ہونے کا ارادہ درج اخبار کرچکے ہیں۔ اب آج لالہ صاحب کی قلعی کھولتے ہیں مورخہ ۲۹ ماہ نومبر ۱۸۹۶ء کو بوقت صبح ایک مسنجر اندوہناک نوٹس ہاتھ میں لئے ہوئے ہمارے پاس آیا۔ اُس ہندی نوٹس کا ترجمہ یہہ ہے "واضح ہو کہ لالہ بہاری لعل جی کایستھ ساکسینہ (عالی خاندان) متوطن کوٹہ راجپوتانہ۔ بوجہہ ناواقفیت مذہب عیسائیوں کے درغلانے میں آگئے تھے۔ لیکن خوشی کا مقام ہے کہ عمدہ واعظوں کے ذریعہ اور اپنی غلطی سے تائب ہوکے آریہ سماج اجمیر سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کو پاک کیا جاوے۔ پس مورخہ ۲۹ نومبر ۱۸۹۶ء بوقت دوپہر آریہ سماج بھون قیصر گنج اجمیر میں مطابق شاستروں کے اُن کو پاک کرینگے۔ سب صاحبان اپنے بھٹکے بھائی کو ملنے سے اشد حظ اُٹھاوینگے۔ اور ضرور تشریف لاوینگے" ✤

المشتہر

شیو پرشاد۔ منتری۔ آریہ سماج۔ اجمیر

قبل ازیں کہ ہم اپنی قلم کی باگ کو پھیریں ہمیں تو ہنسی آتی ہے ایسے سفید جھوٹ پر کیا ممکن ہے کہ عیسائی آریہ ہوگئے ہو۔ ہرگز ہرگز نہیں چونکہ ہمسے اس موقع پر کئی ایک دیانندی خطلمینوں نے خاص طور پر درخواست کی تھی کہ ہم جاویں۔ لیکن ہمنے مناسب نہ سمجھا کیونکہ بابا ہمیں وہاں ہنسی آتی۔ لیکن تھوڑے عرصہ بعد ہمارے کرم فرمائے مسٹر راوہا موہن صاحب رئیس۔ معہ اپنے دوستوں کے ہمارے پاس آموجود ہوئے۔ اور کئی ایک دیانندی بھی۔ غرضیکہ خلاصہ یہہ ہے۔ کہ بہاری لعل ایک نفس پرست آدمی ہے۔ اس بیچارے کی پادریوں میں دال گلی نہیں اور نہ نفس کی خواہش پوری ہوئی آخرش اس دیانندی ٹٹی کی اوٹ میں آکے مسیحیوں کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ آجکل اجمیری دیانندیوں کو بڑا بھاری فخر ہو رہا ہے۔ اور لالہ صاحب بھی بحث کرنے کے لئے طیار معلوم ہوتے ہیں۔ بسم اللہ آئیے۔ اندا کیجا ہے دو آنکھیں۔ جس زبان میں چاہو۔ انگریزی۔ فارسی ہندی۔ گجراتی۔ بنگالی۔ مرہٹی۔ ٹیلگ۔ لیکن یاد رہے کہ مُنہہ کی کھانا پڑیگی ✤

(نامہ نگار)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

شمالی ہند میں ٹڈی والوں پر ایک اور آفت نازل ہوئی ۳ دسمبر کی خبر لنڈن سے معلوم ہوا +

۲ ر دسمبر کی خبر ہے کہ مسٹر کرزن نے منچسٹر میں ایک بڑے کی تقریر میں ہمہ ڈنگولہ کی تعریف کے راگ گائے +

فرمایا کہ ہمہ ڈنگولہ میں فتح حاصل ہوئی اور یہہ آیندہ کارروائی کے لئے بہت عمدہ فال نکلی ہے +

فرمایا کہ برطانیہ و جرمنی کے درمیان رنجش پیدا ہوئی تھی وہ اب تمام و کمال رفع ہوگئی ہے +

الگزنڈریا کی عدالت اپیل نے خرچہ مہم ڈنگولہ کی نسبت مصری گورنمنٹ کے خلاف فیصلہ دیا ہے +

گورنمنٹ مصر کو ہرگز اختیار نہ تھا کہ نصف ملین پونڈ مہم کے لئے دیتی وہ روپیہ واپس کرنا ہوگا +

علاوہ روپیہ ریفنڈ کرنے کے تمام خرچہ بھی مصری گورنمنٹ دیگی سو سمبر کی خبر ہے +

۳ ر دسمبر کی خبر لنڈن کہ ڈاکٹر جیمسن ایک گاڑی پر سوار کر کے ہالووے جیل سے رہا کیا گیا ہے +

۳ ر دسمبر کی خبر ہے کہ لدھیانہ نام جہاز بمبئی کی بیماری کو لیکر سوکیم سے روانہ ہند ہوا ہے +

فرنچ جنرل نے ملکہ مڈگاسکر سے ملاقات کی اور صاف کہدیا کہ یہہ ملک اب قطعی فرنچ رہیگا +

ملکہ کو فرنچ ہمدردی کا یقین دلایا لیکن یہہ خوب جتلا دیا کہ یہاں کی رعایا فرنچ رعایا متصور ہوگی +

ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا وہ اس ملاقات کے لئے کئی روز پہلے زار زار روتی تھیں +

روسی سفیر قسطنطنیہ سے واپس بلایا گیا۔ اٹلی کا سفیر بھی واپس گیا ہے۔ اسپر چہ میگوئیاں ہیں +

لارڈ سینڈہرسٹ صاحب نے سورت میں تقریر کی اور ملک کی حالت قحط کو بہت تاریک تسلیم فرمایا ہے +

بھوکھوں سے مرنے والے بچائے جائینگے لیکن پوشیوں کی بھی امداد کیجاویگی اور گورنمنٹ ہند سے بھی امداد ملیگی +

سب سے زیادہ مصیبت زدہ دستکاری پیشہ اور کاشتکار ہیں جیسا کہ دوسرے لوگ کہ غلہ گراں ہوگیا +

۲ ر دسمبر کو بمبئی میں وبا کی ۴۰ جدید وارداتیں ہوئیں اور ۲۰ فوتیاں ہوئیں یکم کو ۱۱ مرے تھے +

مدراس میں حال کے طوفان سے ۳۰ میل ریلوے خراب ہوگئی ہے اور ۲ پل ٹوٹ گئے ہیں +

چھوٹا ناگپور کی چھوٹی ریاستوں نے اپنے ہاں سے غلہ کی برآمد قطعی موقوف کردی ہے +

وزیر ہند نے منظوری دیدی کہ اپر برہما میں منڈالے کنال بنائی جائے ۲۳ لاکھ روپیہ صرف ہوگا +

کراچی سے اور ۱۰ ہزار من گیہوں بذریعہ ریلوے آئی سرسہ و حصار کو چلی گئی کچھ میرٹھ بھی گئی +

حکم ہوا کہ انڈس دیلی ریلوے کی سوہری کوٹری کارڈ لائن فوراً جاری کردی جاوے +

ایک مسافر عورت جو پنڈی سے لاہور آرہی تھی اسٹیشن بھاریاں کے متصل چلتی ٹرین میں لٹ گئی ایک مجروح کی گئی +

کلکتہ کے دیسی اخبار لاٹ صاحب سے سخت آزردہ ہوئے کہ میونسپلٹی کے خلاف نامناسب زہر اوگلا +

کلکتہ کے سر راجہ جوتندر موہن ٹیگور کو کسفورڈ یونیورسٹی نے ڈاکٹر موسیقی کی ڈگری عطا کی +

پشاور اور پنڈی سے بھی عمدہ بارش کی خبر آئی۔ ۲۴ نومبر صبح سوا ۷ بجے پشاور میں بھونچال بھی محسوس ہوا +

مدراس میں ایک ۵۰ سالہ دیسی جوڈیشل افسر نے ایک ۱۰ سالہ لڑکی کے ساتھ حال میں شادی کی۔ اس پر سوشیل صلاح کے طرفداروں نے عام اشتہار کے ذریعہ سے یکم دسمبر کو ایک مخالفانہ جلسہ کیا ہے +

لنڈن میں دایہ لوگوں کے لئے ملکہ معظمہ کی جوبلی کی یادگار میں ایک انسٹیٹیوٹ قایم کیا جاویگا۔ اس کیلئے تمام بڑے بڑے مذہبی پیشواؤں نے انگلستان میں چندہ جمع کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے +

اس میں لارڈ ونفشیلڈ جیسے کروڑپتی بھی شریک ہیں لارڈ مئر آف لنڈن کو بھی کامیابی میں شبہہ نہیں ہے +

مالاکنڈ میں ۲۰ گھنٹے ۲۸ نومبر کو خوب بارش ہوئی اور ۱۰ بجے رات کو بہت اولے پڑے جس سے سردی زیادہ ہے۔ اور ۲۴ نومبر کو ۴½ بجے شام کو بڑا زلزلہ بھی آیا تھا +

حال میں ایک کل ایجاد ہوئی ہے جس کے ذریعہ ۵ منٹ کے اندر دودھ سے مکھن نکل سکتا ہے +

شہر میرٹھ میں چرچا ہے کہ ایک شخص الو کے مارنے کے قریب ایک درخت کو کاٹنے لگا۔ درخت سے آواز آئی مجھکو مت کاٹ بلکہ جڑمیں دیکھ۔ چنانچہ جڑمیں سے اس نے پانچ روپے پائے ۔۔ چہ خوش۔

دیناپور اور بہار کے مقامات میں لوٹ ہوئی بازار بند ہیں +

پنجاب سے لکھنؤ وغیرہ کو ۲۵ ریلوے گاڑیاں غلہ کی روزانہ جاتی ہیں +

کچھ دن ہوئے کہ ایک صاحب نے دریافت فرمایا تھا کہ جو احادیث مورخہ ۱۳ نومبر کے پرچہ میں متعلق افشائے راز محمدی کے چھپی ہیں ان کا صحیح حوالہ کیا ہے۔ چنانچہ ہم راقم مضمون سے دریافت کر کے لکھتے ہیں کہ۔ حدیث اول مظاہر الحق جلد اول چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۳



مضامینِ مفید المبتدیین

وقت کو غنیمت جانو

جنوبی امریکہ کا ایک حبشی آدمی ایک جنگلی جانور کا پیچھا کرتے ہوئے کسی پہاڑ کی ایک طرف چڑھا۔ اور ایک مشکل جگہہ پر چڑھنے کیلئے اُسنے ایک جھاڑی کو پکڑا۔ مگر وہ جھاڑی ٹوٹ گئی اور اُس کی جڑیں نکل آئیں۔ اور کچھ مٹی بھی نیچے گری۔ جس میں چمکتے ہوئے دھات کے چھوٹے چھوٹے ذرہ تھے جن کو دیکھ کر وہ حیران ہوا کہ یہہ کیا چیز ہوگی۔ اُس میں سے وہ ایک مٹھی بھر کر اپنے مالک کے پاس لیگیا۔ اُس کے مالک نے دیکھتے ہی معلوم کیا کہ اُس میں تو سونا ہے اور وہ جلد اُس جگہہ گیا اور دیکھا کہ وہاں بہت سونا ہے معہ بارش کے پانی سے بہت کچھ دریا میں بھی بہہ جاتا ہے ایسی جگہہ کے ظاہر ہونے کے سبب سے اُس مالک نے اُس غلام کو یہہ انعام دیا کہ اُسکو آزاد کر دیا۔ اور وہاں سے خود اپنی زندگی بھر کے لئے بہت دولت جمع کی +

غالباً ایسے لوگ تھوڑے ہی ہونگے کہ خواہ وہ جوان ہوں خواہ بوڑھے جو ایسا خزانہ پاکر خوش نہ ہونگے۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ جب اُن کو ایسا خزانہ ملے تو وہ ایسے بیوقوف نہ ہونگے کہ ایسے خزانہ کو مٹھی بھر بھر کر پھینک دیں۔ لیکن اور ایک قسم کی سونا آمیز مٹی ہر ایک کے پاس ہے اور جس کو ہم اکثر فضول خرچی میں اُڑا دیتے ہیں یعنے اپنے فالتو لمحے یا اپنے اصلی وقت کے پہلے اور آخری حصے۔ جنکو کسی شاعر نے وقت کا سونا آمیز مٹی کہا ہے۔

آہ۔ یہہ کیسے قیمتی خزانے ہیں جو ایک ہی سال میں ہم میں سے ہر ایک کے پاس ہوتے ہیں +

وہ سونا آمیز مٹی جو کانوں سے نکلتی ہے۔ اُن کے مالکوں کے لئے نفع یا فائدہ کی نسبت اکثر نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ اُنکے بڑے بڑے ذخیروں کی طرف صرف چندہی سال تک یا تو دیکھ سکتے یا کچھ خوشی کر سکتے ہیں تاہم ضرور ہے کہ ان کے مالک اُن کو چھوڑ دیں اور اُس تنگ گھر یعنے قبر میں جائیں جو ایسی چھوٹی اور تنگ جگہہ ہے کہ وہ اپنا مال وہاں لے جا نہیں سکتے +

دولت کی زیادتی نہ دل کو نہ گھر کو خوش کرتی اور نہ موت کے وقت تسلی بخشتی ہے۔ مگر جب وقت کے چھوٹے چھوٹے حصوں کو کام میں لاتے ہیں تو اُن سے نہ صرف اسی زندگی کے لئے بلکہ آنے والی زندگی کے لئے بھی اچھا نتیجہ پیدا ہوتا ہے مثلاً ایک لڑکا بنام ہنری کرک وائٹ جو ایک وکیل کے دفتر میں ملازم تھا اُس نے یونانی زبان اُس وقت سیکھی جب وہ اُس دفتر کی طرف جاتا اور وہاں سے واپس آتا تھا +

ایک اشراف شخص نے اُس تھوڑے عرصہ میں بڑی بڑی کتابیں لکھیں جب اُس کو اپنے کھانا کی انتظاری میں ٹھہرنا پڑتا تھا +

ڈاکٹر ڈوڈرج نے نئے عہد نامے کی تفسیر آدھے گھنٹے میں صبح کی حاضری کھانے کے پیشتر لکھی +

کروڈن صاحب نے اُس وقت کلید الکتاب لکھی جب وہ اپنے کام سے رات کے وقت واپس آتا تھا +

جان پری ڈکس جو ایک بڑا غریب لڑکا تھا اور جو روٹی کی تلاش میں اپنے گھر سے نکل گیا وہ رات کو کسی کھلیان میں سوتا اور خصوصاً روٹی اور پانی سے اپنا گذارہ کرتا تھا اُسکو آکسفورڈ کے کالج کے باورچی خانہ میں برتن صاف کرنے کی نوکری ملی۔ وہ لڑکا فرصت کے چند لمحہ کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا۔ اور آخرش نوروچ کا خادم الدین ہوگیا +

اور ایک شخص جو اپنی زندگی میں ایک بڑے درجہ پر پہنچا وہ ایک غریب لڑکا تھا جب کسی کام کے لئے کہیں جاتا تو راہ میں پڑھکر اُس نے لاطینی اور فرنچ زبان سیکھی +

الغرض ان شخصوں نے یہہ معلوم کیا تھا کہ وقت کے چھوٹے چھوٹے حصے سونا کی نسبت زیادہ تر قیمتی ہیں +

لیکن ہم بھی بہت خوش ہوں گے اگر تم بھی ایسے وقتوں کا لحاظ کرو تاکہ تم ہمیشہ کے واسطے دانا اور دولتمند ہو سکو۔ چنانچہ ہم صرف ایک تمثیل کا ذکر کرتے ہیں وہ یہہ ہے کہ + مقدس بائبل تو سب کے پاس ہے کیا تم اُس میں سے صرف چند لمحہ کے لئے ہر صبح کو ایک آیت حفظ نہیں کر سکتے؟

اگر ہم فرض کریں کہ ہر روز صبح کو ایک ہی آیت حفظ کی جائے تو سال بھر میں ۳۶۵ آیات حفظ ہو جائینگی جن سے ایک اچھا نیا عہد نامہ بن سکتا ہے۔

ایک روز شاید تم یہہ آیت سیکھ سکتے ہو +

خدا کی مہربانی اِس مقصد سے ہے کہ تو توبہ کی طرف مائل ہو جاوے +

دوسرے دن تم یہہ آیت حفظ کر سکتے ہو۔

اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں وفادار ہے +

دوسرے وقت یہہ آیت یاد کر سکتے ہو۔

روح قدس کے وسیلے سے جو ہمیں دی گئی خدا کی محبت ہمارے دل میں جاری ہوئی +

یا یہہ کہ جو مسیح کا نام لیتا ہے بدی سے دور رہے۔

آج تم اِن چند آیتوں سے مقدس انجیل کا خلاصہ معلوم کر سکتے ہو۔

سو چاہئیے کہ ہر ایک فالتو وقت کو غنیمت جانو اور اس قسم کی سونا آمیز مٹی جمع کرو جس سے تم ہمیشہ کے لئے دولتمند ہوگے +

چھوٹے چھوٹے لمحے
ناقص ہوں تو بھی
ابدی زمانے
پیدا کرتے ہی

[illegible]

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے واسطے

پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی - چوڑائی - نرخ اور پہنچانے کے شرایط وغیرہ کی نسبت +

چیف سٹور کیپر - این - ڈبلیو - ریلوے لاہور سے خط وکتابت کرو +

۲ ———— ۲

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کی نئی کتابیں

Rev. Andrew Murray's

With Christ:

In the School of Prayer

مکتب مسیح

میں

دُعا کی تعلیم

پچھلے کانونشن میں جو ۲۳ - جنوری ۱۸۹۶ء کو لاہور میں منعقد ہوئی - جو اصحاب تشریف رکھتے تھے انہیں یاد ہوگا کہ موٹ صاحب نے چند کتابوں کے مطالعہ کی سفارش کی تھی - لیکن چونکہ ان سے صرف انگریزی خوان ہی مستفید ہو سکتے ہیں - پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کا ارادہ ہے کہ نہ صرف انہیں متعدد کتابیں بلکہ اور بھی مشہور ومعروف انگریزی کتابوں خصوصاً انڈرو مری صاحب اور پادری مائر صاحب کی تصنیفات کے ترجمہ شایع کرے چنانچہ فی الحال دو کتابیں جو مکتب مسیح میں دُعا کی تعلیم اور یاد محبوب کے نام سے موسوم ہوئی ہیں - ۱۵ - دسمبر تک تیار ہو جائینگی - یہہ احباب کو بڑے دن یا نوروز پر تحفہ دینے کے لئے اعلےٰ درجے کی ہیں +

مکتب مسیح میں دُعا کی تعلیم پادری انڈرو مرے صاحب کی کل تصنیفات میں اعلیٰ درجہ رکھتی ہے - اِس میں دُعا کے مضمون پر اکتیس سبق ہیں - باقی رہا ترجمہ اسکا فیصلہ ناظرین خود کریں +

کاغذ - چھپائی اور لکھائی اعلےٰ درجہ کی ہے - اِس عمدگی پر قیمت نہایت ہی ارزاں - یعنی پیپر کورز ۸/ اور سٹف کورز ۱۰/ اور کپڑے کی جلد جس پر نام بھی سُنہری حرفوں میں ہوگا ۱۲/ +

۴ ———— ۲

Rev. Dr. Macduff's

Morning & Night Watches

یادِ محبوب

صبح وشام کے لئے

یہہ کتاب پادری میکڈف صاحب کے جو ایک بڑے مشہور ومعروف عالم اور رُوحانی شخص گذرے ہیں - نیک اور پاکیزہ خیالات کا ذخیرہ ہے - اصل کتاب کی اشاعت دس لاکھ تک پہنچ چکی ہے - اِس میں ہر مہینے کی صبح وشام کے لئے چھوٹے چھوٹے مراقبے ہیں - جن کے مطالع اور ورد سے ہر روز صبح وشام کلام رُوحانی زندگی کو خوراک حاصل ہوتی ہے - یہہ نوروز پر دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے ایک نہایت عمدہ اور اعلےٰ کتاب ہے +

باایں ہمہ خوبی قیمت پیپر کورز ۴/ سٹف کورز ۶/ اور کپڑے کی جلد جس پر سُنہری حرفوں میں نام کتاب بھی ہوگا ۸/ +

درخواستیں بنام اسسٹنٹ سکرٹری -
پنجاب ریلجس بک سوسائٹی
انارکلی - لاہور - آنی چاہئیں +

ہماری کرکٹ ٹیم

زورِ بازو داری وشمشیر تیز + گیر جہاں لشکر بگیر دغم مدار

ناظرین نورافشاں کو یاد ہوگا کہ ہماری کرکٹ ٹیم نے کسقدر نام پایا ہے - اِمسال گرچہ کئی پلیر نئے بھرتی ہوئے ہیں تو بھی وہی لودیانہ بورڈنگ ہائی سکول ہے اپنے پلیر بھی غضب کے کھیلنے والے ہیں بلکہ نئے پلیروں کے حق میں اگر یہہ کہیں کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات تو بہت بجا ہے - ہماری ٹیم کے کپتان ہر فن میں ایسے ماہر ہیں کہ فتح سایہ کی طرح ہمیشہ قدم بوس رہتی ہے اُن کے بولنگ سے مخالفوں کے دل لرز جاتے ہیں اور جن کے سامنے ایک اوور کھیل جائے بیسٹ پلیر مانا جاتا ہے لیکن یہہ بہت تھوڑوں کو نصیب ہوتا ہے - ۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور مشن ہائی سکول سے میچ ہوا اگرچہ ہمارے پلیر زیارات بھر جاگتے رہے اور ابھی سفر کی تھکاوٹ دور نہ ہوئی تھی تو بھی کھیلنے کے لئے تیار تھے مگر میزبانوں نے نہ تو صاف جواب دیا اور نہ کھانے وغیرہ کا کچھ بندوبست کیا - گیارہ بج چکے تھے اور اِس پر زور دیا جاتا تھا کہ میچ شروع کیا جاوے سو ہمارے بہادروں کو کھانے پینے کے لئے کافی وقت نہ ملا اور بھوکے پیاسے بیچے گراؤنڈ کو روانہ ہوئے - اور میچ شروع ہوا اور لاہوری نعروں سے گنبد نیلگوں گونج اُٹھا لیکن آخر وہی بات ہوئی کہ -

دل درفغاں است دایم ورنے + چہ حاصل چواندر میاں ہیچ نیست
گرت دانشی ہست معنے طلب + بصورت مشو غرہ کاں ہیچ نیست

ہمارے بولروں کے بازو ذرا گرم ہوئے ہی تھے کہ مخالف سوکھے پتوں کی طرح جھڑ گئے - شاید مشکل ہی سے دوبارہ میچ کا نام لینگے +

دوسرے روز بارہ بجے ونگے ٹبالہ پہنچے - مناسب تھا کہ بیرنگ ہائی سکول کے لڑکے جن سے کھیلنے کے لئے گئے تھے ریسیو کرنے کو سٹیشن پر آتے دہ بیچے وہی پرونہا اور نہ ہی پروہنا گر انکو گذشتہ سال کی شکست یاد تھی کب ممکن تھا کہ مُنہہ دکھاتے ؟ دوسرے دن دس بجے میچ شروع ہوا اور ٹبالوی بانکے باری باری میدان میں آنے لگے مگر آمد - رفت - منزل بدیگرے پرداخت کرتے کرتے چند ہی منٹ میں تمام ہو گئے - چنانچہ فسٹ اننگس میں بمشکل تمام ۳۴ رنز کئے اور سیکنڈ اننگس

[illegible]

پادری - ا - ے - ایچ - یونگ صاحب اوڈیٹران چیف ینجو نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا ۔